عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۷ روپے

جلد: ۲۵ | ۵ تا ۱۲/ رجب المرجب ۱۴۲۷ھ مطابق یکم تا ۷/ اگست ۲۰۰۶ء | شمارہ: ۲۹

قادیانی افترا پردازیاں

حاملینِ علم کا مقام اور ذمہ داریاں

مزاق اور مزاح کب اور کیسے؟

موت کی تیاری

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

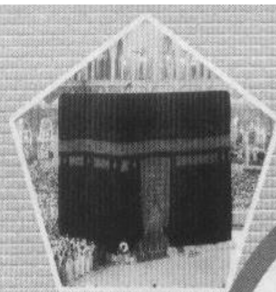

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

کافر کو کافر کہنا حق ہے:

س:...... کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی روشنی میں ''کسی کافر کو بھی کافر نہیں کہنا چاہئے'' چنانچہ قادیانیوں کو کافر کہنا درست نہیں ہے۔ مزید یہ کہ اگر کوئی صرف زبان سے کلمہ پڑھ لے اور اپنے کو مسلمان ہونے کا اقرار کرے جبکہ حقیقت میں اس کا تعلق قادیانیت یا کسی اور عقیدے سے ہو تو کیا وہ شخص صرف زبانی کلمہ پڑھ لینے سے مسلمان کہلائے گا؟ از راہ کرم مسئلہ ختم نبوت کی وضاحت تفصیل سے بتائیے؟

ج:...... یہ تو کسی حدیث نہیں کہ کافر کو کافر نہ کہا جائے۔ قرآن کریم میں بار بار ''ان الذین کفروا''، ''والکافرون''، ''لقد کفر الذین قالوا'' کے الفاظ موجود ہیں۔ جو اس نظریہ کی تردید کے لئے کافی وشافی ہیں اور یہ اصول بھی غلط ہے کہ جو شخص کلمہ پڑھ لے (خواہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ''محمد رسول اللہ'' ہی مانتا ہو) اس کو بھی مسلمان ہی سمجھو۔

اسی طرح یہ اصول بھی غلط ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو خواہ خدا اور رسول کو گالیاں ہی بکتا ہو، اس کو بھی مسلمان سمجھو۔

صحیح اصول یہ ہے کہ جو شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے دین کو مانتا ہو اور ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار نہ کرتا ہو نہ توڑ مروڑ کر ان کو غلط معانی پہناتا ہو وہ مسلمان ہے کیونکہ ''ضروریات دین'' میں سے کسی ایک کا انکار کرنا یا اس کے معنی ومفہوم کو بگاڑنا کفر ہے۔

قادیانیوں کے کفر وارتداد اور زندقہ والحاد کی تفصیلات اہل علم بہت سی کتابوں میں بیان کر چکے ہیں۔ جس شخص کو مزید اطمینان حاصل کرنا ہو وہ میرے رسالے ''قادیانی جنازہ''، ''قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین'' اور قادیانیوں اور دوسرے غیر مسلموں میں فرق'' ملاحظہ کرلیں (یہ رسائل ''تحفہ قادیانیت'' کی پہلی جلد میں شامل ہیں)۔

مردہ دفن کرنے والوں کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے:

س:...... بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو اس کو دفن کیا جاتا ہے اور دفن کرنے والے لوگ جب واپس آتے ہیں تو مردہ ان واپس جانے والوں کی چپل کی آواز سنتا ہے۔ عذاب قبر برحق ہے یا نہیں؟

ج:...... عذاب قبر برحق ہے، اور مردے کا واپس ہونے والوں کے جوتے کی آہٹ کو سننا صحیح بخاری کی حدیث میں آیا ہے۔ (ص ۱۷۸ ج ۱)

زلزلہ کے کیا اسباب ہیں؟ مسلمان کو کیا کرنا چاہئے؟

س:...... کراچی میں زلزلہ آیا۔ زلزلہ اسلامی عقائد کے مطابق سنا ہے کہ اللہ کا عذاب ہے۔ براہ کرم اطلاع دیں کہ زلزلہ کی ہے؟ وقعی عذاب ہے یا زمین کی گیس خارج ہوتی ہے؟ یا ایک اتفاقی حادثہ ہے؟ اگر یہ اللہ کا عذاب ہے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

ج:...... زلزلہ کے کچھ طبعی اسباب بھی ہیں جن کو طبقات ارض کے ماہرین بیان کرتے ہیں مگر ان اسباب کو مہیا کرنے والا ارادۂ خداوندی ہے اور بعض دفعہ طبعی اسباب کے بغیر بھی زلزلہ آتا ہے۔ بہرحال ان زلزلوں سے ایک مسلمان کو عبرت حاصل کرنی چاہئے اور دعا واستغفار صدقہ وخیرات اور ترک معاصی کا اہتمام کرنا چاہئے۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد:۲۵ شمارہ:۲۹ ۵ تا ۱۲/ رجب المرجب ۱۴۲۷ھ مطابق یکم تا ۷/ اگست ۲۰۰۶ء

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خان

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اکرم طوفانی
مدیر: مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت

○ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا سعید احمد جلالپوری
○ علامہ احمد میاں حمادی ○ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
○ صاحبزادہ طارق محمود ○ مولانا بشیر احمد
○ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی ○ مولانا قاضی احسان احمد

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ
کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،
بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زرتعاون اندرونِ ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور
اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

اس شمارے میں

علمائے کرام کے قاتل کب پکڑے جائیں گے؟	اداریہ	۴
حاملین علم کا مقام اور ذمہ داری	مفتی حارث عبدالرحیم فاروقی	۵
مزاق اور مزاح...... کب اور کیسے؟	مولانا یونس انور	۱۱
موت کی تیاری	مولانا اشہد رشیدی	۱۵
قادیانی افتراپردازیاں	الشیخ محمد عبداللہ السبیل	۱۸
علامہ محمد احمد لدھیانوی...... نقوش اکابر کی یادگار	حافظ محمد ثاقب	۲۱
خبروں پر ایک نظر	ادارہ	۲۳

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road.Karachi.
Ph: 2780337 Fax: 2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.k.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسین مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علمائے کرام کے قاتل کب پکڑے جائیں گے؟

کراچی میں متحدہ مجلس عمل کے رہنما علامہ حسن ترابی کے جاں بحق ہونے کے بعد یہ سوال پھر اٹھ کھڑا ہوا ہے کہ ملک میں علمائے کرام کے قاتل کب پکڑے جائیں گے؟ اور یہ کہ آج تک حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ، حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ، حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ اور دیگر علمائے کرام کے قاتل آزاد کیوں گھوم رہے ہیں؟ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ملک میں اس قسم کا کوئی نہ کوئی واقعہ رونما ہو جاتا ہے جو ایک طرف حکومت کی نااہلی کا منہ بولتا ثبوت ہوتا ہے اور دوسری طرف ملک میں امن وامان کی ابتر صورت حال کی نشاندہی کرتا ہے۔ نہ معلوم حکومت کیوں ان واقعات کا مستقل بنیادوں پر سدباب نہیں کرتی؟ اور اس راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور نہیں کرتی؟

بہرحال حکومت پر یہ آئینی فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ، حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ، حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ اور دیگر علمائے کرام کے قاتلوں کو گرفتار کرے اور علمائے کرام کو شہید کر کے ملک میں بدامنی پھیلانے کی سازش کو ناکام بنائے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جلد یا بدیر حکمران اپنی ذمہ داری کا احساس کریں گے۔

توہین رسالت کے ملزم کی جیل منتقلی

خاصا عرصہ سے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخانہ پیغام بھیجنے کے الزام میں گرفتار ملزم منور احمد اور پولیس کی جانب سے اس کو دی گئی مراعات ورہائی اور بعد ازاں از سرنو گرفتاری کے بارے میں قارئین کو آگاہ کیا جاتا رہا ہے۔ غنیمت ہے کہ اس کیس میں عدالت کی جانب سے احکامات جاری ہوئے اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ وسیشن جج ساؤتھ محترمہ فرزانہ اقبال نے ملزم منور احمد کو عدالتی ریمانڈ پر جیل بھیج دیا اور سماعت کے لئے ۲۶/ جولائی کی تاریخ مقرر کردی۔ معزز عدالت نے یہ فیصلہ ہفتہ ۸/ جولائی کو سیشن کیس 379/2006 میں توہین رسالت کے مقدمہ کی سماعت کے دوران جاری کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے منظور احمد میؤ راجپوت ایڈووکیٹ نے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ پولیس نے ملزم کو تفتیش کے دوران بے قصور قرار دیتے ہوئے دفعہ 169 کے تحت چھوڑ دیا تھا' جبکہ پولیس کے پاس ایسے کوئی اختیارات نہیں کہ وہ ملزم کو گرفتار کرنے کے بعد چھوڑ دے' جب تک مجاز عدالت پولیس کی رپورٹ پر آرڈر پاس نہیں کرے گی' اس وقت تک پولیس کے پاس ملزم کو بے قصور ٹھہرانے کا کوئی اختیار نہیں' اسی طرح کسی بھی پولیس افسر کو عدالتی فیصلے صادر کرنے کا اختیار نہیں۔ مذکورہ مقدمہ میں ملزم کے خلاف موبائل کمپنی نے پورا ریکارڈ فراہم کیا ہے جس میں یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ جس موبائل سم (SIM) سے پیغامات بھیجے گئے وہ ملزم منور احمد ہی کی ہے اور اس کے ساتھ دیگر چار گواہوں کے بیانات بھی ملزم منور احمد کے خلاف ہیں۔ لہٰذا پولیس کو کوئی اختیار نہیں کہ اتنی شہادتوں کے باوجود ملزم کو بے قصور ٹھہرائے' یہ اختیارات صرف متعلقہ عدالت کو ہیں کہ وہ گواہوں کی شہادتوں کی روشنی میں ملزم کو بے قصور یا قصوروار ٹھہرائے' لہٰذا ملزم کو جیل بھیجا جائے اور اس کے مقدمہ کی سماعت کی جائے' نیز متعلقہ ڈی ایس پی کے خلاف بھی اظہار وجوہ کا نوٹس جاری کیا جائے کہ ان تمام گواہوں کی روشنی میں ملزم کو بے قصور کیسے قرار دے دیا گیا؟ دوران سماعت پولیس نے مدعی پر بھی اثر انداز ہونے کی کوشش کی جس پر عدالت نے پولیس کو کمرۂ عدالت سے باہر نکال دیا۔ اس موقع پر عدالت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر اور دیگر وکلاء کی ایک بہت بڑی تعداد موجود تھی۔ جو وکلاء ناموس رسالت کے تحفظ کے جذبہ کے تحت از خود عدالت میں پیش ہوئے' ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کا پروانہ عطا فرمائے اور آئندہ بھی انہیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حاملین علم کا مقام اور ذمہ داریاں

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

مفتی حارث عبدالرحیم فاروقی

ہر ہوش مند مسلمان کو اس بات کا علم ہے کہ ایمان قبول کر لینے کے بعد سب سے اہم چیز ''علم دین'' ہے' کیونکہ جو چیزیں ایمان میں مطلوب ومقصود ہیں کہ جن پر عمل کرنے سے ایمان میں کمال آتا ہے اور جن پر دین کی اشاعت وحفاظت کا مدار ہے' وہ چیزیں دین کے علم کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتیں' یہی وجہ ہے کہ امام بخاریؒ نے کتاب الایمان کے معاً بعد' علم سے متعلق احادیث کو جمع فرمایا ہے اور انہی کی پیروی کرتے ہوئے ''صاحبِ مشکوٰۃ'' علامہ بغویؒ نے بھی اپنی تالیف ''مشکوٰۃ'' شریف میں کتاب الایمان کے بعد ''کتاب العلم'' کو جگہ دی ہے۔

چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک علم دین بہت ہی افضل شے ہے' لہٰذا ''صاحبِ علم'' کا بھی مخصوص ترین مقام ہے' قرآن پاک میں باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون۔''

یعنی جاہل آدمی خواہ کتنے ہی بڑے منصب پر فائز ہوجائے' کتنی ہی زیادہ عبادت وریاضت کرلے لیکن وہ صاحبِ علم کے مقام کو پالے یہ ناممکن اور محال بات ہے' اللہ تعالیٰ نے عالم دین کی عزت وتوقیر کے لئے نیز اس کے حق میں دعائے مغفرت کرنے کے لئے ساری کائنات کو لگا رکھا ہے' اسی کے ساتھ میدانِ محشر میں اس کو ایسے انعامات سے سرفراز کرنے کا وعدہ فرمایا ہے' جن کو سن کر فرشتے تک رشک کرتے ہیں' جس طرح ان کے چھوٹے چھوٹے کاموں پر بے شمار بشارتیں ہیں' اسی طرح مفوضہ ذمہ داری سے کنارہ کشی کی صورت میں' ان کے لئے سخت ترین وعیدیں بھی ہیں' ایسی صورت میں ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ علماء کرام اس دنیا کے اندر قابل رشک بن کر رہتے' لیکن آج اہل علم کا ایک بہت بڑا طبقہ اپنے مقام و مرتبہ کو فراموش کرکے' اپنی فضیلتوں وعظمتوں کو نظر انداز کرکے' نیز کوتاہیوں کی صورت میں وارد شدہ وعیدوں اور دھمکیوں سے تغافل برت کر' ان کاموں میں لگا ہوا ہے' جن سے پورے طبقہ علماء کی جگ ہنسائی ہورہی ہے اور نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ دنیا میں اگر کوئی چیز سب سے زیادہ بے مصرف اور بے فیض چیز سمجھی جارہی ہے تو یہ اہل علم کی جماعت ہے' حالانکہ اس جماعت کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دنیا میں لاجواب زندگی گزارنے کا' ایسا بہترین نسخہ بتایا تھا' جس پر یہ حضرات عمل کرتے تو ساری کائنات ان کے قدموں میں جھک جاتی' آقائے دوعالم ﷺ نے اس جماعت کو اہل دنیا کے سامنے کاسہ گدائی لے کر پھرنے والا راستہ نہیں بتایا تھا' بلکہ ان کو سرداروں اور سربراہوں کی طرح جینے کا سلیقہ عطا فرمایا تھا' یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں نے حضور اقدس ﷺ کے فرمان کے مطابق زندگی گزاری' دنیا والوں نے ان کو اپنے سروں پر بٹھایا' اور آج کے اس گئے گزرے دور میں بھی جو لوگ استقامت کے ساتھ آقائے دوعالم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق اپنی زندگی گزار رہے ہیں' دنیا ان کے سامنے ذلیل ہوکر آرہی ہے' اور یہ دنیا کو اپنی ٹھوکروں سے مار رہے ہیں' زیرنظر مقالہ میں آقائے دوعالم ﷺ کے چند فرامین کو جمع کیا گیا ہے' مقصد یہ ہے کہ جو شخص بھی علم کی کسی طور پر بھی خدمت کررہا ہے' اس کو اپنے مقام ومرتبہ اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو اور وہ آقائے دوعالم ﷺ کے فرمان کے مطابق اپنی زندگی ڈھال کر اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرسکے اور دنیا وآخرت کی تمام کامیابیوں کو اپنا مقدر بنالے۔

حصول علم میں مشغول رہنے والے کیلئے بشارت:

طالب علم ہو' عالم دین ہو یا ان کے علاوہ دینی مشغلہ رکھنے والا کوئی بھی شخص ہو' اگر وہ علم دین کے حصول اور اس کی اشاعت میں لگا ہوا ہے تو اس کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بے شمار بشارتیں ہیں' ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

''مومن کا پیٹ خیر کی بات سننے سے کبھی نہیں بھرتا ہے' یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے۔''

آپ ﷺ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ

جس شخص نے اپنی ساری زندگی طلب علم میں لگادی' اس کو جنت کی بشارت ہے۔اس حدیث مبارک کے پیش نظر بہت سے اولیائے کرام ساری زندگی طالب علم ہی بنے رہے۔ حدیث شریف میں طلب علم کی کوئی خاص شکل متعین نہیں ہے'لہٰذا جو شخص بھی مرتے وقت تک کسی بھی علمی کام میں مشغول ہے' وہ اس بشارت کا مستحق ہے۔

ایک موقع پر آپ ﷺ نے طلب علم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''جو شخص طلب علم کے لئے نکلا تو وہ جب تک واپس نہ آجائے' اللہ کی راہ میں لڑنے والے مجاہد کی طرح ہے۔''

جس طرح مجاہد' اللہ کے دین کو زندہ کرنے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کردیتا ہے' اسی طرح طالب علم بھی احیائے دین کے مقصد سے اپنا سب کچھ قربان کرتا ہے' لہٰذا فرمان نبوی ﷺ کے مطابق طالب علم گھر واپس آنے تک مجاہد کی مانند ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ طلب علم کے بعد گھر لوٹنے سے طالب علم کے مرتبہ میں کمی نہیں آتی' بلکہ اس کے مقام و مرتبہ میں اضافہ ہوتا ہے' کیونکہ حصول علم کے بعد اب وہ عالم دین بن گیا اور عالم دین بننے کی وجہ سے وہ انبیاء کا وارث بن گیا۔

طلب علم کا اس قدر فائدہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''طلب علم کی وجہ سے ماضی میں کیے ہوئے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔''

گناہوں سے یا تو صغیرہ گناہ مراد ہیں' یا پھر یہ مطلب ہے کہ طلب علم کے ذریعے سے توبہ کی توفیق ہوتی ہے' جس کے نتیجہ میں سارے گناہ زائل ہوجاتے ہیں' معلوم ہوا کہ طلب علم کے نتیجہ میں جنت کی بشارت بھی ہے' مجاہدوں جیسا ثواب بھی ہے اور ماضی میں کیے ہوئے گناہوں کی بخشش کا پروانہ بھی ہے۔

دین میں بصیرت بڑی خوش نصیبی کی بات ہے:

اللہ کے نبی ﷺ جن کی سچائی اور راست گوئی کی دوست و دشمن ہر شخص نے تصدیق کی اور جن کی ہر بات کے واقعہ کے مطابق ہونے کا یقین ہر مسلمان کے عقیدہ کا جزو ہے' انہوں نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں' اس کو دین کی بصیرت عطا فرماتے ہیں۔''

اس حدیث سے نہ صرف تفقہ فی الدین کی عظمت معلوم ہوئی' بلکہ یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ یہ ایسا کمال ہے جو اللہ تعالیٰ ہر کس و ناکس کو نہیں عطا فرماتے' لہٰذا جس کو دین کی بصیرت حاصل ہوجائے' اس کو اپنے آپ کو نہایت خوش نصیب سمجھنا چاہئے اور اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے رہنا چاہئے' نبی کریم ﷺ کی اس بشارت کی بناپر پورے اطمینان سے یہ بات کہی جاسکتی ہے' ایسے تو کوئی انسان یہ نہیں بتاسکتا کہ خداوند قدوس کا اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا' لیکن فقیہ اس حدیث کے پیش نظر یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا میرے ساتھ خیر کا ارادہ ہے' کیونکہ ''تفقہ فی الدین'' عطا ہونا یہ دلیل ہے' اس بات کی کہ اللہ نے میرے لئے خیر کا ارادہ فرما رکھا ہے' لیکن اس بشارت کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی صراحت کے مطابق ''فقیہ'' وہ ہے' جو دنیا سے کنارہ کش ہوکر فکر آخرت میں لگا رہتا ہو' ہمیشہ دینی معاملات اس کے مدِنظر رہتے ہوں اور اپنے رب کی اطاعت میں مشغول رہتا ہو۔

جب کوئی اپنے اندر یہ اوصاف پیدا کرلے تو اس کے بعد ہی اس کو اپنے آپ کو اس بشارت کا مستحق سمجھنے کا حق ہے۔

علم سے خوبیوں میں جلا پیدا ہوتی ہے:

کون ایسا انسان ہوگا' جس میں کوئی نہ کوئی خوبی اور اچھائی نہ ہو' ہر انسان کے اندر کچھ نہ کچھ اچھائیاں ضرور ہوتی ہیں' اگر کوئی شخص اپنی خوبیوں میں نکھار پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس کو علم دین حاصل کرنا چاہئے' علم دین سے خوبیوں میں جلا پیدا ہوتی ہے' ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو لوگ حالت کفر میں معزز سمجھے جاتے تھے' اگر وہ چاہتے ہیں کہ اسلامی معاشرہ میں بھی ان کو عزت و توقیر ملے تو ان کے لئے سب سے مفید نسخہ یہ ہے کہ وہ ''احکام شرعیہ'' کے عالم ہوجائیں۔''

احکام شرعیہ کے علم سے زمانہ جاہلیت کی خوبیوں میں نکھار آجائے گا اور وہ کام کی بن جائیں گی۔اس حدیث میں ہر مسلمان کے لئے یہ درس ہے کہ ایک مسلمان کی عزت و عظمت اور اس کی سربلندی کا راز نہ مال و دولت میں ہے' نہ حسب و نسب میں' بلکہ اس کی خیریت و عافیت اور اس کی ترقی کا انحصار احکامِ شرعیہ کے علم اور اس کے مطابق عمل کرنے میں ہے۔

علم دین قابل رشک چیز ہے:

علم دین بہت بڑی نعمت ہے' لہٰذا اس کے حاصل ہونے پر جتنا بھی رشک کیا جائے کم ہے' ایک موقع پر سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: دو طرح کے لوگ ہی رشک کے قابل ہیں' ایک شخص تو وہ ہے جو مال پاکر اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور دوسرے شخص کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ:

"دوسرا شخص وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دین کا علم عطا فرمایا اور وہ اس علم کے مطابق فیصلہ کرتا ہو اور اس علم کو لوگوں کو سکھاتا بھی ہو۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دین عطا فرمایا اور اس نے دین کے سکھانے اور اس کے مطابق فیصلہ کرنے میں بخل سے کام نہیں لیا تو یہ قابل رشک آدمی ہے' لوگوں کو اس کے نصیب کی بلندی اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کے مقام و مرتبہ کی رفعت پر جتنا رشک ہو کم ہے۔

علماء ہی بقائے علم کا سبب ہیں:

یہ علماء ہی کا مقام و مرتبہ ہے کہ ان کے دم سے علم کا وجود باقی ہے' اللہ تعالیٰ اس دنیا سے علماء کو اٹھالیں گے تو علم بھی اٹھ جائے گا اور علم کے اٹھ جانے کے سبب ہر سو تاریکی پھیل جائے گی' کوئی صحیح راہ دکھانے والا نہ ہوگا' ہر شخص گمراہی کے عمیق غار میں سرتاپا غرق ہوگا' جہلا علماء کی جگہ بیٹھ کر ایسی ایسی باتیں بتائیں گے' جن پر عمل کر کے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ اس لئے علماء کے وجود کو باعث خیر و برکت سمجھ کر ان سے حتی المقدور استفادہ کی ہر ایک کو کوشش کرنا چاہئے اور ان سے محبت رکھنے کو اپنے لئے سعادت خیال کرنا چاہئے۔

اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

"اللہ تعالیٰ دین کا علم اس طرح نہیں اٹھائیں گے کہ لوگوں کے اندر سے کھینچ لے' علماء کو اٹھا لینے کی صورت میں دین کا علم اٹھ جائے گا۔"

یعنی علماء زندہ رہیں اور ان کے سینوں سے علم نکال لیا جائے' یہ نہیں ہوگا' بلکہ اللہ تعالیٰ حاملین علم کو اٹھالیں گے اور ان کی جگہ دوسرے علماء پیدا نہیں ہوں گے' اس طرح علم خود بخود ختم ہو جائے گا' لہٰذا بقائے علم کے لئے ہر عالم کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے بعد کچھ علماء چھوڑے۔

عالم دین' عابد سے افضل ہے:

ایسا عالم دین جو لوگوں کو نفع پہنچاتا ہو' وہ عابد سے بہت زیادہ بلند مقام رکھتا ہے' اس کے مقام و مرتبہ کے آگے راتوں کو جاگ کر اللہ' اللہ کی ضربیں لگانے والے شب زندہ دار عابد کی کوئی حیثیت نہیں' کیونکہ عالم دین نہ صرف اپنے آپ کو جہنم سے بچاتا ہے' بلکہ دوسرے بہت سے لوگوں کو بھی جہنم سے بچا کر جنت والے راستہ پر ڈال دیتا ہے' آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"عالم کو عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسی کہ چودھویں رات کے چاند کو تمام تاروں پر بڑائی اور برتری حاصل ہوتی ہے۔"

دوسری جگہ عالم کو عابد پر ترجیح دیتے ہوئے فرمایا:

"عالم کو عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسی کہ مجھ کو تم میں سے ادنیٰ شخص پر حاصل ہے۔"

اس ارشاد سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ جب عالم کو عابد پر اتنی فضیلت ہے تو عام لوگوں پر عالم کو جو فضیلت ہوگی' اس کا اندازہ کرنا بہت دشوار بات ہے' لہٰذا عالم کے ساتھ بدکلامی کرنا اور اس کے بارے میں فاسد خیال رکھنا درحقیقت حضور اکرم ﷺ کے فرمان کی توہین اور آپ ﷺ کے ارشاد کی پامالی ہے' عالم کو عابد پر اس قدر ترجیح دینے کی وجہ وہی ہے' جس کا ذکر کیا گیا کہ عالم کا فائدہ متعدی ہوتا ہے جبکہ عابد کا فائدہ لازم ہوتا ہے' دوسری وجہ یہ ہے کہ عالم' شیطان کے ہتھکنڈوں سے واقف ہونے کی بنا پر اس کے دام میں آنے سے خود بھی محفوظ رہتا ہے اور امت کی بھی حفاظت کرتا ہے' جبکہ عابد' شیطان کے دام میں الجھے رہنے کے باوجود اپنے آپ کو عبادت و ریاضت میں مشغول خیال کرتا ہے' اسی بنیاد پر آپ نے فرمایا:

ایک فقیہ' شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے' لہٰذا عام لوگوں کو نیک عالم کا قرب اختیار کرنا چاہئے تا کہ وہ عالم کی صحبت کی برکت سے شیطان کے ہتھکنڈوں سے محفوظ رہیں۔

علماء وارثین انبیاء ہیں:

اگر کوئی عالم دین کی قدر و منزلت کا اندازہ کرنا چاہتا ہے تو وہ اس بات سے کرے کہ علماء کرام انبیاء عظام کے وارث ہوتے ہیں' انبیاء کے بعد علماء ہی کا مرتبہ ہے' آقا ﷺ نے فرمایا:

علماء دین انبیاء کرام کے وارث ہوتے ہیں' اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انبیاء دینار و درہم کے وارث نہیں بناتے ہیں' وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں' جس نے دین کا علم حاصل کر لیا' اس نے پورا حصہ پالیا۔

ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بازار سے گزر رہے تھے' لوگوں کو دیکھا کہ وہ تجارت میں مشغول ہیں' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "تم لوگ یہاں کاروبار میں مشغول ہو اور مسجد میں رسول اللہ ﷺ کی میراث تقسیم ہو رہی ہے' لوگ فوراً مسجد کی طرف دوڑ گئے' وہاں جا کر دیکھا کہ کچھ لوگ تلاوت میں مشغول ہیں' کچھ حدیث پڑھ رہے ہیں' کچھ دوسرے لوگ علمی مذاکرہ میں مصروف ہیں' کچھ لوگ ذکر و اذکار اور تسبیح و مناجات میں لگے ہوئے ہیں' آنے والوں نے یہ دیکھ کر ابو ہریرہؓ سے کہا: آپ نے تو فرمایا تھا کہ مسجد میں حضور ﷺ کی میراث تقسیم ہو رہی ہے اور یہاں تو ایسا کچھ نہیں ہے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جن

چیزوں میں یہ لوگ مشغول ہیں‘ یہی چیزیں حضور اکرم ﷺ کی میراث ہیں‘ یاد رکھو! حضور اکرم ﷺ کی میراث دنیا نہیں ہے۔“

حضور اکرم ﷺ کی فدک زمین‘ اسی طرح دیگر انبیاء کرام کی چھوڑی ہوئی دنیوی چیزوں کا مالک ان کی اولاد میں سے کوئی نہیں بنا‘ اور ان چیزوں میں وراثت نہیں چلی‘ بلکہ وہ سب چیزیں تمام مسلمانوں کے لئے وقف ہوگئی تھیں۔

علماء اور انبیاء کا اتنا قریبی تعلق ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جس شخص کو موت ایسی حالت میں آئی کہ وہ دین کا علم اسلام کو زندہ کرنے کی غرض سے حاصل کر رہا تھا‘ تو وہ جنت میں جائے‘ اس کے اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔“

عالم کیلئے ساری کائنات دعا گو رہتی ہے:

کائنات کی سب سے عزیز ترین اور محبوب ترین ہستی‘ دین کے طالب کی ہستی ہے‘ یہی وجہ ہے کہ دین کے طالب کے لئے کائنات کی ہر ہر شے مصروف دعا رہتی ہے‘ حتی کہ فرشتے اس کے اعزاز میں پر بچھائے رہتے ہیں۔

اس حدیث سے جہاں ایک طرف یہ بات معلوم ہوئی کہ علم دین کے لئے سفر کرنا نہایت مستحسن و متبرک فعل ہے‘ وہیں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ علم کے لئے سفر کرنا درحقیقت جنت کی راہ پر گامزن ہونا ہے‘ دین کا طالب اتنا معزز ہے کہ فرشتے اس کے لئے پر بچھاتے ہیں‘ پر بچھانے کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے طالب علم کی نہایت عزت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ نہایت تواضع سے پیش آتے ہیں‘ یا پھر یہ مطلب ہے کہ وہ حقیقتاً پر بچھاتے ہیں لیکن ہم اپنی ان کوتاہ آنکھوں سے اس کا نظارہ نہیں کر پاتے ہیں اور عالم کے لئے آسمان و زمین کی تمام مخلوق حتی کہ پانی میں مچھلیاں تک مغفرت کی دعا کرتی رہتی ہیں‘ لیکن یہ تمام عظمتیں و رفعتیں اور ساری کی ساری سعادتیں و برکتیں اس وقت ہیں‘ جب علم کا طالب اپنے علم کی حق تلفی نہ کرے اور حصول علم کے دوران اور اس کے بعد کی جو ذمہ داریاں ہیں‘ ان سے پہلوتہی نہ کرے۔

علم کی راہ میں اخلاص ضروری ہے:

علم دین حاصل کرنے میں‘ لوگوں کو اس کے سکھانے میں‘ اس کے مطابق فیصلہ کرنے میں‘ غرضیکہ ہر وقت اور ہر قدم پر اخلاص لازمی شے ہے‘ علم دین اخلاص کے بغیر بجائے نفع کے نقصان کا سبب ہے‘ اگر کوئی طالب علم دکھاوے کے لئے علم کا جوئندہ بنتا ہے یا کسی عالم نے دنیاداری کے لئے تعلیم و تعلم کا پیشہ اختیار کر رکھا ہے تو ایسے ریاکار لوگوں کے انجام کے بارے میں آقا ﷺ نے بہت پہلے فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ کے دربار میں ایک ایسا شخص لایا جائے گا‘ جس نے دین کا علم حاصل کیا تھا‘ دوسروں کو اس کی تعلیم بھی دی تھی‘ قرآن پاک بھی پڑھا تھا‘ پہلے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں اپنی عطا کردہ نعمتوں کو یاد دلائے گا‘ وہ شخص ان نعمتوں کا اعتراف بھی کرے گا‘ پھر اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرمائیں گے کہ تم نے ان نعمتوں کے شکرانہ میں میری رضا کی خاطر کون سے کام انجام دیئے‘ وہ شخص کہے گا: میں نے دین کا علم حاصل کیا‘ دوسروں کو اس کی تعلیم دی اور تیری خوشنودی کے لئے قرآن پاک پڑھا‘ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے جھوٹ کہا‘ دراصل علم تو نے اس غرض سے حاصل کیا تھا کہ مخلوق کے درمیان تو عالم مشہور ہو جائے اور قرآن پڑھنے کی غرض یہ تھی کہ لوگ تیرے بارے میں کہیں کہ قاری تو فلاں شخص ہی ہے‘ تو جو تو نے چاہا‘ وہ تجھ کو دنیا میں مل گیا‘ چہار دانگ عالم میں تمہاری شہرت کے خوب ڈنکے بجے‘ اب یہاں تم کو کچھ بھی نہیں ملے گا‘ پھر اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں حکم دیں گے کہ اس کو منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں لے جاؤ اور اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دو۔“

یاد رکھنا چاہئے کہ اخلاص سے عاری‘ ریاکار‘ عالم‘ قاری اور عابد وغیرہ کے لئے ایسی ہولناک سزائیں ہیں‘ جن کا اگر دل میں یقین جاگزیں ہو جائے تو ان میں سے کوئی ریا کے قریب سے بھی نہ گزرے‘ ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”جب الحزن“ سے یعنی رنج و غم کے کنویں سے اللہ کی پناہ مانگو‘ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ”جب الحزن“ کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جہنم میں ایک کھائی ہے‘ جس سے خود دوزخ ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ: یا رسول اللہ ﷺ! اس میں کون ڈالا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قرآن پڑھنے والے جو اپنے عمل میں ریاکاری کرتے ہیں۔ شراح حدیث نے ذکر کیا ہے کہ اس حکم میں ریاکار عابد اور عالم‘ قاری سب داخل ہیں۔ یہیں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اخلاص کے فقدان کی وجہ سے قیامت کے دن نیک اعمال بھی وبال بن جائیں گے‘ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں عظیم سے عظیم ترین کام اور بڑی سے بڑی قربانی بغیر اخلاص کے ایسی ہی ہے‘ جیسے روح کے بغیر

جسم اور خوشبو کے بغیر پھول ۔علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں مجاہدین' علماء اور راہ خدا میں خرچ کرنے والوں کی جو تعریف وارد ہوئی ہے اور ان کے لئے جن بلند درجات کا وعدہ فرمایا گیا ہے' وہ سب اس وقت ہیں' جب یہ لوگ اپنی ذمہ داریاں انتہائی اخلاص کے ساتھ انجام دیتے ہوں۔

اخلاص کا حاصل رضائے الٰہی:

علماء اور طلباء کے لئے علم کی راہ میں اخلاص کو ضروری قرار دیا گیا ہے' اس کا حاصل یہ ہے کہ وہ علم کی راہ میں جو بھی کوشش اور محنت کریں' وہ صرف اللہ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کریں' حصول علم اور اشاعت علم کا مقصد حصول دنیا نہ ہو' اگر کوئی حصول دنیا کی غرض سے علم کی راہ میں لگا ہوا ہے' تو اس کے لئے آقا ﷺ کی سخت وعیدیں ہیں۔ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص نے اللہ کی رضا حاصل کرنے والا علم دنیاوی ساز وسامان حاصل کرنے کی غرض سے سیکھا' اس کو قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہوگی۔"

علم کی غرض کسب دنیا نہ ہونا چاہئے' البتہ اگر اس کے ذریعہ سے بلا طلب دنیا مل رہی ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے' اسی طرح کسب معاش کے لئے دنیوی علوم سیکھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے' لیکن جن علوم کے سیکھنے کی شریعت نے اجازت نہیں دی ہے مثلاً کہانت وغیرہ' ان کو کسب معاش کے لئے سیکھنا بھی درست نہیں ہے۔

خلاصہ یہ نکلا کہ علم دین محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے سیکھنا چاہئے' اس میں کسی طرح کی ریاکاری' کوئی دنیوی غرض اور کسی بھی طرح کا فخر وغرور شامل نہ ہونے دینا چاہئے' اور اگر کوئی علم کو اپنی بڑائی اور فوقیت قائم کرنے کے لئے سیکھتا ہے تو یہ بھی سخت جرم ہے۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص نے علم اس وجہ سے حاصل کیا کہ اس کے ذریعہ سے علماء دین کا مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے بحث و مباحثہ کرے یا لوگوں کو اپنی شخصیت کی طرف متوجہ کرے' تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ جہنم میں ڈال دیں گے۔"

عالم دین کی فرائض سے غفلت:

عالم دین کا فرض منصبی ہے کہ وہ لوگوں کو دین کی دعوت دے' کیونکہ علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء کرام کا اصل مشن بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھی راہ دکھانا تھا' لہٰذا علماء کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے غافل لوگوں کے دلوں میں اس کی یاد پیدا کرنے کی کوشش کریں' اسلام کی اشاعت اور دین کی تبلیغ کے لئے بھرپور جدوجہد کریں' اگر کوئی عالم اپنے اس فریضہ کو فراموش کر بیٹھا ہے یا اس سے غفلت برت رہا ہے تو اس کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ وہ اپنے حساب سے دین کو ڈھا رہا ہے۔حضرت زیاد ابن حدیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ اسلام کو ڈھانے والی کیا چیز ہے؟ میں نے کہا: نہیں' تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "عالم کا پھسلنا اسلام کو ڈھا دیتا ہے۔" مطلب یہ ہے کہ عالم اگر اپنے فرائض سے غافل ہو کر خواہش نفس پر عمل کرنے لگے تو اس کی دیکھا دیکھی دوسرے لوگ بھی احکام اسلام پر عمل ترک کر دیں گے' نتیجہ یہ ہوگا کہ اسلام کی بنیادیں ہل جائیں گی اور اسلام منہدم ہو جائے گا۔

علم چھپانا سخت گناہ ہے:

جو شخص دین کا عالم ہے' اس کو چاہئے کہ وہ دوسروں کو سکھائے' اگر لوگ اس سے فیض حاصل نہیں کر پا رہے ہیں تو صاحب علم کو سمجھنا چاہئے کہ اس کا علم نفع بخش نہیں ہے' اگر کسی عالم سے کوئی دینی بات پوچھی گئی اور اس نے جاننے کے باوجود لوگوں کو مطلع نہیں کیا تو ایسے شخص کے بارے میں آقا دو عالم ﷺ کا فرمان ہے:

"جس شخص سے علم دین کی کوئی بات پوچھی گئی اور اس نے جاننے کے باوجود چھپایا' تو ایسے شخص کو قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔"

قیامت کے دن اس کو اتنی سخت سزا اس وجہ سے دی جائے گی کہ اس نے علم کے مقصد نشر و اشاعت کو زائل کر دیا' اس نے معلوم شدہ بات میں سکوت اختیار کر کے دنیا میں اپنے منہ میں لگام ڈالی' لہٰذا آخرت میں آگ کی لگام اس کے منہ میں ڈالی جائے گی' اسی وجہ سے ہر عالم کو خوب متنبہ رہنا چاہئے' جو شخص بھی اس سے دین کی کوئی ضروری بات پوچھے تو اگر صحیح طور پر جانتا ہو تو اس کو بتانے سے ہرگز ہرگز دریغ نہ کرے تاکہ اس وعید کا مستحق نہ بنے۔

علم کو صلاحیت کے مطابق سکھانا چاہئے:

عالم دین کو خود علم کی وقعت اور عزت کرنا چاہئے' علم کو سونے' چاندی اور ہیرے جواہرات سے بھی بہتر سمجھنا چاہئے' جس طرح ایک دنیادار آدمی بھی کتے اور خنزیر کی گردن میں ہیرے جواہرات کے زیور نہیں ڈالتا ہے' اسی طرح علماء دین کو بھی چاہئے کہ ناقدروں کو علم نہ سکھائیں' مسئلہ بتا دینا دوسری بات ہے' لیکن علم سکھانا اور علمی نکات بتانا یہ دوسری چیز ہے' مسئلہ تو جو بھی دریافت کرنے آئے' اس کو اس کی فہم کے اعتبار سے بتا دینا بہتر ہے' لیکن جہاں تک علم دین سکھانے کا تعلق ہے' تو وہ صرف قدر دانوں تک

ہی محدود رکھنا چاہئے‘ اسی طرح کسی شخص کی صلاحیت سے بڑھ کر اس کو علم سکھانا بھی علم پر ظلم کرنا ہے‘ جو شخص معمولی باتیں نہ سمجھتا ہو‘ اس کے سامنے تصوف کی باریکیاں بیان کرنا‘ یہ علم کے ساتھ مذاق کرنا ہے۔

آقائے دوعالمﷺ نے فرمایا:

”نا اہلوں کو علم سکھانے سے اس لئے منع فرمایا کہ وہ علمی باریکیوں کو سمجھ نہیں سکیں گے اور بغیر سمجھے عمل شروع کرنے کے نتیجے میں شیطان کے دام میں پھنس کر گمراہ ہوجائیں گے۔“

لہٰذا علماء دین کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ علم دین سکھاتے وقت طلباء وعوام کی صلاحیتوں کا خاص خیال رکھ کر ان کو مستفید کریں۔

علماء کرام کو اشاعت حدیث کا خاص خیال رکھنا چاہئے:

آقائے دوعالمﷺ کے فرامین کو یاد کرنا اور ان کو لوگوں تک پہنچانا بہت بڑی سعادت کی بات ہے‘ اس امت کے سینکڑوں‘ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں لوگوں نے اپنے آپ کو اس سعادت کا مستحق بنایا ہے اور ساری زندگی اللہ کے نبی کے فرامین کی خدمت میں گزار دی‘ یہ اتنی بڑی سعادت ہے کہ آپﷺ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے‘ جس نے مجھ سے کچھ سنا‘ پھر جس طرح سے اس نے سنا تھا‘ اسی طرح دوسرے تک پہنچادیا۔“

اللہ کے نبی نے اپنے فرامین کی اشاعت کرنے والے کے لئے یہ دعا کی ہے‘ بعض محققین فرماتے ہیں کہ حضورﷺ کی یہ دعا فوراً قبول ہوگئی‘ یہی وجہ ہے کہ حدیث کی خدمت کرنے والوں کے چہروں پر نورانیت رہتی ہے۔ ایک موقع پر آپﷺ نے فرمایا:

”جس شخص نے میری امت کے نفع کے لئے دینی امور سے متعلق چالیس احادیث یاد کرلیں تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کو فقیہ بناکر اٹھائیں گے اور میں اس کی شفاعت کرنے والا اور اس کی نیکیوں پر گواہی دینے والا ہوں گا۔“

حفظ حدیث اور نشر حدیث کرنے والے کے لئے آقاﷺ نے خود سفارش کی ذمہ داری لی ہے‘ اور اس بات کی بشارت دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو فقیہ بناکر اٹھائیں گے‘ ان تمام بشارتوں کے باوجود اہل علم کا ایک بہت بڑا طبقہ علم حدیث سے تغافل برت رہا ہے‘ اس طبقہ نے صرف حدیث کا پڑھ لینا ہی کافی سمجھ لیا ہے‘ حدیث کے یاد کرنے اور اس کے پھیلانے کی طرف کوئی قابل ذکر توجہ نہیں ہے‘ اگر کسی شخص کی یہ خواہش ہے کہ قیامت کے روز اس کا شمار فقیہوں میں ہو تو اس کو اولین فرصت میں کم ازکم چالیس احادیث یاد کرکے لوگوں تک پہنچانے کی تگ ودو کرنا چاہئے‘ لیکن اس کے ساتھ حدیث کے انتخاب اور اس کو یاد کرکے روایت کرنے میں پوری احتیاط برتنا چاہئے‘ ایسا نہ ہو کہ موضوع روایات یا منسوخ ومتروک روایات یاد کرکے اس کو نشر کردے اور بجائے فائدہ کے نقصان اٹھانا پڑجائے‘ اس سلسلہ میں حد درجہ احتیاط لازم ہے‘ اسی وجہ سے آقائے دوعالمﷺ نے فرمایا: مجھ سے حدیث روایت کرنے سے بچو! صرف وہی حدیث نقل کرو جس کے بارے میں تم کو یقین ہو کہ یہ میری حدیث ہے‘ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تو اس کو اپنا ٹھکانا دوزخ میں ڈھونڈھنا چاہئے۔

لہٰذا احادیث یاد کرنے اور ان کو نقل کرنے کے لئے یا تو حدیث کی کسی معتبر کتاب کا انتخاب کرنا چاہئے یا پھر کسی ماہر عالم کی طرف رجوع کریں‘ اور عام علماء کو اگر کسی چیز میں تشویش ہو تو وہ راسخ فی الدین اور جید الاستعداد عالم سے اپنا مسئلہ دریافت کریں‘ اپنی طرف سے کوئی بات نہ کہہ دینا چاہئے۔

آقائے دوعالمﷺ نے فرمایا:

”تم لوگ وہی بات کہو جو علماء کے ذریعہ سے تمہارے علم میں ہے اور جس بات سے تم ناواقف ہو‘ اس کو علم رکھنے والوں کے سپرد کردو‘ اپنی طرف سے دین میں دخل اندازی اور اپنے نفس سے حدیث کے بارے میں موشگافی نہ کرنا چاہئے۔“

☆☆..................☆☆

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید نے ارشاد فرمایا: ”اگر بہروپئے کے طور پر بھی کسی کو نبی بنانا تھا تو نقل مطابق اصل تو ہوتی‘ شکل دیکھو‘ عقل دیکھو‘ فہم دیکھو‘ فراست سیکھو‘ مرزا غلام احمد قادیانی نبیوں کا مقابلہ کرتا ہے؟‘ ہماری غیرت کا اصل تقاضا تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک قادیانی بھی زندہ نہ بچے‘ حکومت کو چاہئے کہ پکڑ پکڑ کر ان خبیثوں کو ماردے‘ عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا فرض ہے‘ اس کا انکار کفر ہے‘ اور اس کی تاویل کرنا زیغ وضلال اور کفر والحاد ہے۔

مزاق اور مزاح...... کب اور کیسے؟

بعض دفعہ کوئی آدمی اس خوش خیالی وخوش فہمی میں مبتلا ہوجاتا ہے کہ میں جو کچھ کررہا ہوں' یا بول رہا ہوں' بالکل ٹھیک اور درست کررہا ہوں' لیکن وہ حقیقت حال سے ناواقف ہوتا ہے' اگر کوئی بھی شخص اسے محبت و شفقت سے سمجھائے کہ آپ جو کام کررہے ہیں وہ صحیح نہیں' اس میں آپ کا نقصان ہے اور اسلامی حدود سے باہر ہوکر کررہے ہیں' اس سے آپ کی عزت گر جائے گی' ہزیمت اٹھانا پڑے گی' ذلت وشکست سے دوچار ہوجائیں گے اور بعید نہیں کہ خون خرابے تک نوبت پہنچ جائے' اور جو کچھ بول رہے ہیں یہ بے ڈھنگی سی باتیں ہیں' اس سے فتنہ و ہنگامہ برپا ہوگا' لوگوں کو گزند پہنچے گی اور آپ کو لوگوں کے سامنے معیوب ٹھہرایا جائے گا اور خود اپنے نیک اعمال کو بھسم کررہے ہیں' خواہ مخواہ دوسروں کے گناہوں کا بوجھ اپنی کمر پر لادے جارہے ہیں' تو شاید اتنا کہنے کے باوجود اس کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی ہوگی۔

اسی طرح تمسخر و مذاق کرنے والا شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں لوگوں کو ہنسا رہا ہوں' میری باتیں ان کو اچھی لگتی ہیں' مجلس باغ و بہار' پررونق اور پُرکیف رہے گی اور لوگ مجھے محبت کی نگاہوں سے دیکھیں گے:

''ایں خیال است ومحال است وجنوں''

کبھی کبھار یہی مذاق کسی کو ناگوار گزرتا ہے' پھر کئی نقصانات جنم لیتے ہیں' محبت کی بجائے اس کے دل میں نفرت پیدا ہوجاتی ہے اور وہی پُرکیف و پُر تکلف مجلس' پُر آشوب و پُرسوز مجلس بن جاتی ہے' پھر نفرت سے خون گرم ہوکر رگ و پے میں غصے کی لہر دوڑ جاتی ہے اور اپنے اپنے دانت پیس کر جب غصے کی سرحد سے پار ہوگئے تو پھر آپس میں دست وگریبان ہوں گے اور اس وقت منظر دیکھنے کا ہوگا' طمانچے کے بجائے مکہ رسید ہوگا' درمیان میں کسی اور ناتواں کو بھی کچل ڈالیں گے' کسی کے سر سے خون بہنے لگے گا' کسی کی ناک نذر ہوجائے گی' دانت بھی توڑ ڈالیں گے' پھر اسی مذاق کرنے والے کو کل کوئی دیکھ لے کہ ہاتھ گلے میں لٹکائے ہوئے بیساکھی کے سہارے چلتا ہے اور

مولانا یونس انور

اب بے چارہ مرہم پٹیوں میں بندھا ہوا ہے۔

پھر یہ غصے کی آگ پوری کی پوری قوم و قبیلے کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی حتیٰ کہ کئی افراد خون میں لت پت ہوکر لحد تک پہنچائے جائیں گے۔

ایسے سینکڑوں واقعات ہمارے سامنے ہیں کہ مذاق ہی مذاق میں اور چھوٹی موٹی باتوں سے کئی خونی داستانیں رقم ہوچکی ہیں' اب زخموں سے چکنا چور ''اس مذاق کرنے والے'' سے کوئی پوچھے کہ بھئی آپ اپنا مشغلہ جاری رکھیں' تو اب تلخ مسکراہٹ کے ساتھ حسرت بھرے لہجے میں ایک سرد آہ بھرنے اور سر جھکانے کے علاوہ وہ کیا کرسکتا ہے؟

بعد کے افسوس وندامت سے ذرہ برابر فائدہ نہیں' تو پھر کیوں نہ ہم پہلے سے تمسخر و مذاق کرنے کا سلیقہ سیکھ لیں تاکہ جو تمام نقصانات ہیں' اس سے ہم بچ جائیں اور ہماری دین و دنیا دونوں سنور جائیں۔

اگرچہ مذاق زبان سے کیا جاتا ہے اور زبان اگرچہ ظاہراً گوشت کا ایک ٹکڑا ہے لیکن یہی زبان اللہ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم الشان نعمت ہے اور اس کی برکت سے انسان دوسرے حیوانات سے ممتاز قرار پائے:

''خلق الانسان علمه البیان''

ترجمہ: ''اللہ نے انسان کو پیدا کیا اور اسے گویائی دی۔''

لیکن انسان ظالم و جاہل اس کو بے محل استعمال کرتا ہے اور اس نعمت عظمیٰ کی ناقدری و ناشکری کرتا ہے۔

تمسخر و مذاق میں فحش گوئی بھی ہوتی ہے اور گویا اسی کی وجہ سے آدمی اللہ تعالیٰ سے اپنا ناتا توڑ ڈالتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے:

''بچاؤ اپنے آپ کو فحش سے کہ اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا فحش اور تفحش کو یعنی بے ہودہ کہنے کو۔'' (نسائی وحاکم)

مذاق کرنے والا بے تحاشا جھوٹ بولے گا کیونکہ جو زیادہ بولتا ہے' وہ زیادہ جھوٹا ہوتا ہے۔

جھوٹ بھی ناجائز وحرام ہے۔ قرآن مجید میں جھوٹ بولنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت و پھٹکار کا ذکر ہے: ''لعنۃ اللہ علی الکاذبین'' اور احادیث مبارکہ میں اس کے متعلق سخت وعیدیں بھی سنائی گئی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو ایسی پھیلتی ہے کہ اس شخص سے فرشتہ کوسوں دور چلا جاتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

''اللھم طھر قلبی من النفاق وفرجی من الزنا ولسانی من الکذب''

ترجمہ: الٰہی پاک کر میرا دل نفاق سے اور میری شرم گاہ زنا سے اور میری زبان جھوٹ سے۔''

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جب تجھ میں یہ چیزیں موجود ہوں: ''راست گفتاری، حفظ امانت، خوش خلقی اور غذائے حلال'' تو دنیا کی کوئی سی چیز تیرے پاس نہ ہو تو تجھ کو کچھ ضرر نہیں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ جب سے مجھ کو پاجامہ باندھنے کی تمیز ہوئی، میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

مذاق کرنے والا دوسروں کی غیبت بھی کرتا رہے گا، غیبت کی تعریف یہ ہے کہ دوسروں کا ایسا ذکر کرنا کہ اگر وہ سنے تو برا جانے، غیبت تب ہوگی کہ جب اس میں کوئی عیب و غلطی بھی ہو، اگر نہیں تو گویا اس پر بہتان باندھ لیا، غیبت کرنا بھی گناہ کبیرہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کی برائی کا ذکر فرمایا اور غیبت کرنے کو مُردار کھانے سے تشبیہ دی:

''اور نہ برا کہے کوئی تم میں سے ایک دوسرے کو کہ خوش لگتا ہے تم میں کسی کو یہ کہ کھائے گوشت اپنے بھائی کا اور وہ مردہ ہو، سو گھن آئے تم کو اس سے۔''

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں:

''آپس میں حسد نہ کرو، بغض نہ کرو، ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، اور ہو جاؤ اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی۔''

حضرت جابر اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

''ایاکم الغیبۃ فان الغیبۃ اشد من الزنا''

ترجمہ: ''بچ تو غیبت سے کہ غیبت سخت تر ہے زنا سے۔''

اس کی وجہ یہ ہے کہ زنا کر کے آدمی اگر توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرلیتا ہے اور غیبت کرنے والے کی مغفرت اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک کہ جس شخص کی غیبت کی ہے وہ اسے معاف نہ کرے۔

اور اگر بہتان ہے تو یہ بھی شریعت میں گناہ کبیرہ اور حرام ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ دوسرے کا ذکر کرنا تین طرح سے ہوتا ہے: غیبت، بہتان اور افک، اور ہر ایک کتاب اللہ عزوجل میں موجود ہے۔ غیبت تو ایسی چیز کو کہتے ہیں کہ جو بات اور غلطی دوسرے میں ہو اس کو بیان کریں، بہتان یہ ہے کہ جو بات اس میں نہ ہو اسے بیان کریں۔ حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا تو لوگوں نے کہا کہ وہ بڑا عاجز آدمی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اس کی غیبت کی، انہوں نے عرض کیا: حضرت جو بات اس میں تھی ہم نے تو وہ بیان کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایسی بات کہتے جو اس میں نہ تھی تو بہتان کرتے۔

مذاق کرنے والا دوسروں پر لعن طعن بھی کرتا ہے اور مبالغہ آمیزی میں بھی بہت آگے ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ذکر ہے:

''مؤمن نہ طعنہ کرنے والا، نہ لعنت کرنے والا، نہ بے ہودہ کہنے والا اور زبان دراز نہیں ہوتا۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''فحش گوئی اور مبالغہ آمیزی نفاق کے شعبے ہیں۔''

اور اگر ایسا مذاق کرے کہ اعمال کا دامن مذکورہ بالا نقصانات سے داغ دار نہ ہو، صرف نشاط طبع اور دل لگی کے لئے مذاق کرتا ہے تو اس وقت بھی خیال و احتیاط کرے۔

قہقہہ اور مسکراہٹ میں فرق سمجھئے:

مجلس میں بیٹھے ہوئے ہم نشیں زور زور سے ''ہا ہا ہی ہی'' ہنسنے کی آواز سے آسمان سر پر اٹھائے رکھیں، الٹ پلٹ کر ہنسیں کہ آنکھوں میں آنسو بھر آئیں تو یہ قہقہہ ہے۔ اس طرح ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے، دل میں بغض پیدا ہوتا ہے اور ہیبت و وقار اٹھ جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جو بہت ہنستا ہے، اس کی ہیبت کم ہو جاتی ہے، جو چہل کرتا ہے نظروں میں سبک ہو جاتا ہے، جو ایک چیز کو زیادہ کرتا ہے وہ اسی کے نام سے مشہور ہو جاتا ہے، اور جو زیادہ بولتا ہے وہ زیادہ غلطی کرتا ہے، اور جو زیادہ غلطی کرتا ہے اس میں حیا کم ہوتی ہے، اور جو حیا کم رکھتا ہے، اس کا ورع بھی کم ہوتا ہے اور جو پرہیز کم کرتا ہے اس کا دل مر جاتا ہے۔ ایک اور وجہ یہ ہے کہ ہنسی کے باعث آخرت سے غفلت پائی جاتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

’’اگر تم جان لو جو مجھے معلوم ہے تو رونا زیادہ اور ہنسنا کم کردو۔‘‘

یوسف بن اسباط فرماتے ہیں کہ حضرت حسینؒ تین برس تک نہ ہنسے اور عطا سلمی نقل کرتے ہی کہ وہ چالیس برس تک نہ ہنسے محمد بن منکدرؒ فرماتے ہیں کہ میری ماں نے مجھ کو نصیحت کی ہے کہ لڑکوں کو چھیل مت کرنا ورنہ ان کی نظروں میں ہلکے ہوجاؤ گے۔

سعید بن العاصؒ نے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ: نہ شریف آدمی سے ہنسی کرو کہ تجھ سے دشمنی کرے گا اور نہ کمینے سے ہنسی کر کہ تجھ پر جرأت کرنے لگے گا۔

مسکراہٹ:

اس میں مضائقہ نہیں' مسکرانا جس کو تبسم کہتے ہیں' بے آواز ہوتی ہے اور پسندیدہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح تبسم فرماتے تھے' لیکن آج کل اکثر ایسے آدمی نظر آئیں گے کہ ہنسنے کی بات نہ ہو تب بھی منہ بنا کر زور زور سے ہنسنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی طرف سے باتیں تراش خراش کر فخریہ انداز میں دوسروں پر تمسخر کرتے ہیں۔

تمسخر کے معنی یہ ہیں کہ دوسرے کی اہانت اور حقارت کرنا اور اس کے عیب ونقصان اس طرح بیان کرنا جس سے ہنسی آئے' اور یہ کسی کے فعل کی نقل کرنے' باتوں کی نقل کرنے یا اشارے کرنے سے ہوسکتا ہے' پس اگر پیٹھ پیچھے ہو تو غیبت ہے' برائے حقارت دوسرے پر ہنسنا نہیں چاہئے' کیا معلوم ہے کہ شاید وہی اچھا ہو' غرض یہ کہ دوسرے پر ہنسنا اس صورت میں حرام ہے کہ اس کو ایذا ہوتی ہے' وہ استہزا حرام ہے' جس میں کسی کو ایذا ہو' مثلاً: اگر کلام میں کسی سے کچھ خبط نکل جائے تو اس پر ہنسنے لگے یا افعال پر استہزا کرے کہ واہ واہ! خط کیا خوب لکھتے ہیں یا فلاں کام کیا اچھا کرتے ہیں' یا قد وقامت وصورت پر ہنسنا جیسے بونے آدمی پر ہنسا کرتے ہیں یا کوئی عیب و نقصان دیکھ کر ہنسنا وغیرہ۔

یہ تمام شکلیں داخل تمسخر ہیں۔ شرعاً ان سے اجتناب کرنا چاہئے' لیکن ہماری بدبختی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے اور ہم جہالت کی چادر اوڑھے ہوئے ہیں' حق کو باطل کے بھیس میں' صدق کو کذب کے بھیس میں' حلال کو حرام کے بھیس میں' عزت کو ذلت کے بھیس میں' عزیمت واستقلال کو ہزیمت وبزدلی کے بھیس میں حق گوئی کو دروغ گوئی کے بھیس میں پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں' پھر کہتے ہیں کہ ہم تو تمسخر ومذاق کرتے ہیں' اس طرح کی ذہنیت پر انا اللہ کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے۔

مزاح:

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ ہنسی کا نام مزاح کیوں ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم کو معلوم نہیں' آپؓ نے فرمایا کہ اس وجہ سے کہ مزاح مشتق زیح سے ہے' جس کے معنی دوری کے ہیں تو اس سے یہ غرض ہوئی کہ مزاح حق سے دور کرتا ہے' اور ہر شے کا ایک بیج ہے اور عداوت کا بیج مزاح ہے' بعض اکابرین کا قول ہے کہ مزاح سے عقل سلب ہوجاتی ہے اور دوست الگ ہوجاتے ہیں۔

اب معلوم ہوا کہ مزاح میں حق کے سوا کچھ نہ کہے' کسی کو ایذا نہ دے اور نہ افراط کرے اور کبھی کبھی کیا کرے' اس کو اپنا پیشہ دائمی نہ بنائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ بھی کبھی مزاح کرتے تھے تو سچ بات کے سوا کچھ نہیں کہتے تھے۔

یہ بھی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر تبسم فرمایا کرتے تھے' حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ ایک بڑھیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ جنت میں کوئی بڑھیا نہیں جائے گی۔ وہ رونے لگی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس وقت بڑھیا نہ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’ہم نے ان کو پیدا کیا جس طرح چاہا' پس ہم نے بنایا ان کو جوان۔‘‘

زید بن اسلمؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت ام ایمنؓ نامی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا شوہر بلاتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا شوہر وہی نہیں' جس کی آنکھ میں سفیدی ہے؟ اس نے عرض کیا کہ اس کی آنکھیں تو اچھی ہیں' ان میں سفیدی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک ہے' اس نے قسم کھا کر کہا کہ نہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا شخص نہیں جس کی آنکھ میں سفیدی نہ ہو' یعنی حدقہ چشم ہر ایک انسان کا سیاہی اور سفیدی دونوں رکھتا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاح اس طرح کا ہوتا تھا۔

ایک مرتبہ حضرت صہیبؓ کی آنکھ میں درد تھا اور کھجور کھاتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری آنکھ دکھتی ہے اور تم کھجور کھاتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ حضرت میں دوسری داڑھ سے کھاتا ہوں' آپ اتنے ہنسے کہ کچلیاں ظاہر ہونے لگیں' لیکن ہمارا تمسخر اور مزاح جھوٹ ہی جھوٹ ہوتا ہے' کھلم کھلا شریعت کو پس پشت ڈالا جاتا ہے' دوسرے کی حقارت کو مقصود بنائے رکھتے ہیں اور بے محل وغیر موقع بکتے رہتے ہیں' چھوٹے بڑے کا فرق نہیں کرتے' لگتا ہے کہ بغیر مذاق کے بات کرنے کا کوئی اور سلیقہ آتا ہی نہیں' سب سے بڑھ کر افسوس یہ کہ پھر بھی فخر کرتے ہیں کہ میں مذاق کرتا ہوں' خوشی سے پاؤں ٹکنے نہیں دیتے حالانکہ اس کے اندر خوش

اخلاقی وخوش گفتاری نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ ان بری عادات سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اور ساتھیوں کو تکلیف دے کر اپنے سے دور کرنے سے پہلے اس کا علاج کیوں نہ کریں۔

پہلا یہ کہ آدمی کم گو بن جائے‘ حتی الوسع کثرت کلام سے بچتا رہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سکوت حکمت ہے اور اس کے کرنے والے کم ہیں“ یعنی خاموشی حکمت اور احتیاط کی شے ہے۔

عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ نجات کی کیا صورت ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اپنی زبان کو روک اور بلاضرورت گھر سے باہر مت نکل۔“

حضرت معاذؓ نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اعمال میں سے افضل کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان نکال کر اس پر انگلی رکھی‘ یعنی سکوت افضل الاعمال ہے۔ سعید بن جبیرؓ روایت کرتے ہیں کہ منافق کی زبان دل کے آگے ہوتی ہے‘ بے سوچے سمجھے جو چاہتا ہے بک دیتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ منہ میں کنکر رکھتے تا کہ فضول بولنے سے رکے رہیں اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کرکے فرماتے کہ اس نے مجھ کو بہت خسارے میں ڈالا ہے۔

منصور کے حال میں لکھا ہے کہ عشاء کے بعد چالیس برس تک کوئی کلمہ نہیں بولتے تھے‘ اسی طرح ربیع بن خثیم نے بیس برس تک دنیا کا کوئی کلام نہیں کیا اور جب صبح ہوتی تو قلم و دوات اور پرچہ کاغذ اپنے پاس رکھ لیتے‘ جو کچھ بولتے وہ کاغذ پر لکھ لیتے اور شام کو اپنے نفس سے اس کا حساب کیا کرتے۔

سکوت کے افضل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ بولنے میں صدہا آفات ہیں: خطا‘ جھوٹ‘ چغلی‘ ریا‘ نفاق‘ فحش‘ تکرار‘ اپنے آپ کو پاک بتانا‘ بات بدلنا‘ بڑھانا‘ گھٹانا‘ خلق خدا کو ایذا دینا‘ پردہ دری کرنا‘ یہ سب زبان ہی کے سبب ہوتے ہیں۔ کم گوئی پر قادر تب ہوگا کہ اول اول مفید کلام کا بولنا بھی چھوڑ دے تا کہ کلام بے فائدہ کے ترک کی عادت پڑ جائے۔

دوسرا یہ کہ اچھے اخلاق کا مالک بننے کی کوشش کرے‘ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ وہ کون سی چیز ہے جس کے باعث آدمی جنت میں کثرت سے جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خدا سے خوف اور خوش اخلاقی“ حسن خلق صفت سید المرسلین ہے اور اعمال میں سے افضل یہی ہے۔ اخلاق بد زہر قاتل اور مہلک ہیں۔ ذلت وخواری اور فضیحت ورسوائی انہیں سے ہوتی ہے۔

ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر سوال کیا: ما الدین یعنی دین کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن خلق یعنی خوش اخلاقی‘ پھر وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف سے آ کر پوچھنے لگا: ما الدین آپ نے وہی جواب فرمایا‘ پھر بائیں طرف سے ہو کر وہی سوال کیا‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جواب دیا‘ اس نے پیچھے سے آ کر وہی سوال کیا‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نہیں سمجھتا‘ وہ یہ ہے کہ تو غصہ نہ کرے۔ (ترمذی)

ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ نحوست کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا ”سوء الخلق“ یعنی بد اخلاقی۔

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب میں زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ خلیق تھے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اس طرح دعا مانگتے تھے: ”الٰہی! میں تجھ سے تندرستی اور عافیت اور حسن خلق کو چاہتا ہوں۔“

☆☆..........☆☆

نوٹ: یہ پیشکش یکم شوال ۱۴۲۷ھ تک کیلئے ہے
علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش
علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی‘ مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں
خادم علماء حق: حاجی الیاس غفی عنہ
ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں
ستارا جیولرز
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر 2 فون: 2545805-2545080

موت کی تیاری

''حضرت سعد بن ابراہیم اپنے والد رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک دن روزہ سے تھے (افطار کے وقت) ان کے سامنے کھانا لایا گیا (تو مالی فراوانی اور انواع و اقسام کے کھانوں کو دیکھ کر گھبرا گئے اور اپنے ان ساتھیوں کو یاد کرنے لگے جو غربت اور ناداری کی زندگی گزار کر اس دنیا سے رخصت ہوگئے) فرمانے لگے کہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا حالانکہ وہ مجھ سے بہتر تھے (غربت و افلاس کا یہ عالم تھا کہ) ان کو اتنی چھوٹی چادر میں کفنایا گیا کہ سر کو ڈھکا جاتا تو پیر کھل جاتے اور پیروں کو ڈھکا جاتا تو سر کھل جاتا' راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے فرمایا کہ کشادگی پیدا کردی گئی ہے اور وافر مقدار میں دنیاوی نعمتیں ہم کو عطا کردی گئیں ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں ہم کو نہ دے دیا جائے' یہ فرما کر رونے لگے اور اتنا روئے کہ پھر کھانا پینا چھوڑ دیا۔''

(بخاری شریف)

تشریح:

حضرت سعد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت سے فیض یافتہ مشہور صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک دن روزہ سے تھے' پورا دن محض رضائے الٰہی کی امید پر بھوک و پیاس کو برداشت کرتے ہوئے گزار دیا' افطار کا وقت جب قریب آیا تو اہل خانہ نے دسترخوان چن دیا' انواع واقسام کی چیزوں پر جب آپ کی نظر پڑی تو فوراً آخرت کی فکر نے آ گھیرا اور موت کی یاد نے ستانا شروع کردیا' چنانچہ غربت اور مسکنت کی زندگی

مولانا اشہد رشیدی

گزار کر مرتبہ شہادت پر فائز ہونے والے اپنے ساتھیوں کو یاد کرکے فرمانے لگے: ''مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا حالانکہ وہ مجھ سے بہتر تھے۔'' حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو راہ خدا میں شہید کیا گیا' شہادت کے عظیم الشان منصب پر وہ فائز ہوئے' لیکن کیا ان کو اس لئے شہید کردیا گیا تھا کہ وہ ایک بے حیثیت آدمی تھے؟ اہل اسلام کی نظر میں ان کا کوئی وزن نہیں تھا؟ وہ مسلم معاشرہ میں گئے گزرے فرد شمار ہوتے تھے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ ان بے ہودہ خدشات کو دور کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ علم وعمل' زہد وتقویٰ' خوف خشیت اور جذبہ ایثار وقربانی میں مجھ سے بہتر تھے' غربت و افلاس میں وہ اپنی مثال آپ تھے' خوش عیشی ان کو چھو کر بھی نہ گزری تھی' بقدر ضرورت ہی سامانِ زندگی رکھنے کے وہ قائل تھے' حتیٰ کہ اس بندۂ خدا کے ترکہ میں سے کفنانے کے لئے بھی کپڑا دستیاب نہ ہوسکا' بالآخر ایک مختصر سی چادر ہی میں اس شہید باصفا کو کفن دے دیا گیا' جس کی لمبائی اتنی کم تھی کہ سر ڈھکنے سے پیر کھل جاتے اور پیر ڈھکنے سے سر کھل جاتا۔

مال و دولت کی فراوانی' اسباب عیش و عشرت کی بہتات اور اقتدار وحکومت کے حصول کو ہی سرمایۂ حیات سمجھنے والے حضرات' صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے ایک ایک لفظ پر توجہ دیں' ان کے درد دل کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اپنے قلوب میں بھی موت اور آخرت کی وہ تڑپ پیدا کریں جو اخروی نجات اور اللہ تعالیٰ کی رضا تک پہنچادے۔

کیا نجات اخروی کا مدار دولت و سطوت پر ہے؟

آج کل کے معاشرہ میں مال و دولت' حکومت و اقتدار کو عزت کا باعث سمجھا جاتا ہے' کسی بھی شخص کو عزت بینک بیلنس کی بنیاد پر دی جاتی ہے' اگر وہ بڑا تاجر ہے' مہنگے ترین رہائشی

علاقہ میں اس کی کوٹھی ہے' آگے پیچھے ہارن بجاتی ہوئی گاڑیاں اس کے ساتھ ہیں' تو ہر شخص اس کو عزت دینے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔

لیکن اس کے برخلاف کوئی اللہ کا نیک بندہ علم وعمل' زہد وتقویٰ اور خوف خدا کی عظیم الشان خوبیوں سے آراستہ ہوکر معمولی حلیہ میں آتا ہے تو لوگ اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔

حالانکہ دنیا کی یہ لذتیں یقیناً ختم ہوجائیں گی' اعمال صالحہ اور نیکیوں کے بدلہ میں ملنے والی اخروی نعمتیں ہمیشہ باقی رہیں گی۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

''جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ فنا ہوجانے والا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔''

(پارہ:۱۴)

تاریخ عالم کے بڑے بڑے جبابرہ' اصحاب اقتدار اور اہل ثروت تمام تر اسباب و وسائل سے آراستہ ہونے کے باوجود بھی اپنے آپ کو خدائے وحدہ لاشریک کی پکڑ سے نہیں بچاسکے' قارون کی دولت ہو کہ فرعون کی حکومت' ہامان کا اقتدار ہو کہ ابوجہل کی سرداری' آج کے ظالم و جابر طاقت کے نشہ میں چور حکمراں ہوں یا ماضی اور مستقبل کے' کوئی نہ بچا ہے نہ بچے گا۔

حضرت عبدالرحمٰن ابن عوفؓ روایت بالا کے ذریعہ اسی حقیقت کو آشکارا کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ مصعب ابن عمیرؓ یا حضرت حمزہؓ، ان کی نظر دنیا پر نہیں تھی۔

جب کہ آج ان کے نام لیواؤں کو اٹھتے بیٹھتے' سوتے جاگتے' چلتے پھرتے صرف دنیا کو بڑھانے' مال و دولت کو اکٹھا کرنے اور زمین و جائیداد بنانے کے سوا کوئی اور فکر نہیں رہتی۔

اگر دنیاوی عیش وعشرت اور مال و دولت پر نجات اخروی کا مدار ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کے پاس دولت کا انبار ہونا چاہئے تھا' زمین جائیداد میں کوئی ان کا ہمسر نہ ہوتا' عمدہ اور لذیذ کھانے وافر مقدار میں ان کو ہمہ وقت دستیاب ہوتے حالانکہ ایسا کچھ نہیں تھا۔

اسلامی تاریخ سے واقفیت رکھنے والے ہر شخص کو یہ علم ہے کہ غربت وافلاس اور فقر وفاقہ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا طرۂ امتیاز تھا' آپ نے اپنے لئے اور اپنے جاں نثاروں کے لئے تنگ دستی ہی کو پسند فرمایا' کیونکہ مال و دولت کا وافر مقدار میں کسی بندے کو حاصل ہوجانا یہ آزمائش میں مبتلا ہونے کی علامت ہے' اللہ رب العزت کبھی لے کر آزماتا اور کبھی دے کر آزماتا ہے' جو شخص کھرا اترا' وہ یقیناً اخروی نجات سے مالا مال ہوگا' اور جس نے ناشکری کی' دولت کے نشے میں نیکیوں کو بھلا بیٹھا' گناہوں میں مبتلا ہوگیا اور رشتہ داروں' پڑوسیوں کے حقوق پامال کرنے لگا' تو اس کو اللہ کے عذاب سے کوئی نہیں بچا پائے گا۔

قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے مال و دولت سے آراستہ ایک بستی کا تذکرہ فرمایا ہے جو کفران نعمت کرنے کی وجہ سے عذاب خداوندی کا شکار ہوئی' چنانچہ فقر وفاقہ اور تنگ دستی نے ان کو آگھیرا۔ ارشاد ربانی ہے:

''اللہ رب العزت بطور مثال کے ایسی بستی کا تذکرہ فرماتا ہے کہ جہاں کے رہنے والے چین وسکون سے زندگی بسر کرتے تھے' ہر چہار جانب سے مختلف قسم کی نعمتیں ان کی طرف کھنچی چلی آتی تھیں' اہل بستی (شکر گزاری کے بجائے) خدائے وحدہ لاشریک کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگے' نتیجتاً ان کے برے کرتوت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بھوک' پیاس اور خوف و دہشت میں مبتلا کردیا۔''

(سورۂ نحل:۱۱۲)

چونکہ دنیاوی عیش وعشرت اور مال و دولت پر نجات اخروی کا مدار نہیں ہے' اس لئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مالی وسعت اور تونگری کو دیکھ کر کانپ اٹھے اور دل کو دہلا دینے والے ایک نہایت خطرناک خیال نے آپ کو آگھیرا' فرمانے لگے:

''پھر ہم کو دنیاوی نعمتیں بڑی وافر مقدار میں عطا کی جانے لگیں۔''

دنیاداروں کے لئے یقیناً کاروبار کی ترقی' تجارت کا فروغ اور آمدنی کی زیادتی باعث مسرت ہوگی' لیکن صحابی رسول حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے لئے یہ کوئی خوشی کی بات نہیں تھی' بلکہ مالی فراوانی نے آپ کو ایک ایسی فکر میں مبتلا کردیا کہ اس کے تصور سے آنکھیں اشکبار ہونے لگیں' چنانچہ فرمانے لگے:

''جس کے لئے دنیا ہی سب کچھ نہ ہو' وہ کیسے چین کا سانس لے سکتا ہے۔''

جس کی نظر آخرت پر ہو وہ کیسے دنیا میں

ممکن ہوسکتا ہے؟ جس کو موت کی فکر ہو' وہ کیسے مال و دولت کے مل جانے پر مطمئن ہوسکتا ہے؟ اس کو تو قبر کی زندگی سنوارنے کی فکر گھیرے رہتی ہے' میدان محشر کی رسوائی سے بچنے کی جدوجہد ہم وقت دامن گیر رہتی ہے' اس کو تو پل صراط سے بعافیت گزر کر جنت میں داخلہ کی سوچ و فکر چین سے نہیں بیٹھنے دیتی' وہ حتی المقدور اعمال صالحہ میں مشغول رہ کر اپنے رب کو راضی کرنے میں لگا رہتا ہے۔

اسی وجہ سے درج بالا روایت میں حضرت عبدالرحمٰن ابن عوفؓ بڑے دل دوز انداز میں فکر آخرت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمیں تونگری اور مالداری کو دیکھ کر یہ ڈر ہونے لگتا ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ مال و دولت کی شکل میں دنیا ہی میں نہ دے دیا گیا ہو۔ اس خیال کے آتے ہی آپ کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں اور پھر اتنا روئے کہ کھانا وغیرہ سب کچھ چھوٹ گیا۔

کیا آج کے مالداروں کو بھی اس طرح کا خیال کبھی پریشان کرتا ہے؟ کیا وہ بھی فکر آخرت میں کبھی آنسو بہاتے ہیں؟ کیا ان کو بھی موت کی یاد کبھی ستاتی ہے؟

اگر خدانخواستہ اس کا جواب نفی میں ہے' تو پھر آج ہی سے اپنے اعمال کا محاسبہ شروع کردیجئے اور نیکیوں کو انجام دینے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح سوچ اور درست فکر سے نوازے اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دینے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''اگر بہروپیے کے طور پر بھی کسی کو نبی بنانا تھا تو نقل مطابق اصل تو ہوتی' شکل دیکھو' عقل دیکھو' فہم دیکھو' فراست سیکھو' مرزا غلام احمد قادیانی نبیوں کا مقابلہ کرتا ہے؟ ہماری غیرت کا اصل تقاضا تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک قادیانی بھی زندہ نہ بچے' حکومت کو چاہئے کہ پکڑ پکڑ کر ان خبیثوں کو مار دے' عقیدۂ نزول عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا فرض ہے' اس کا انکار کفر ہے' اور اس کی تاویل کرنا زیغ و ضلال اور کفر و الحاد ہے۔

HB ®
TRUSTABLE MARK
Hameed ® BROS JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

قادیانی افترا پردازیاں

کذاب قادیانی کے چند اقوال:

ہم قادیانیوں کے عقائد کے حوالے سے مرزا غلام احمد قادیانی کے بہت سے اقوال پیش کرتے ہیں جس سے قادیانیوں کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ یہ ایک مسلمان کے لئے اس گمراہ گروہ اور اس کے کفریہ مبادی واصول کی حقیقت پر بلند اور روشن دلیل ہیں۔ اس سلسلے میں مرزا کذاب کے اقوال درج ذیل ہیں:

۱:...... ''میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میرے دعویٰ کی صلاحیت پر بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں' جن کی تعداد تین لاکھ ہے۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸' روحانی خزائن ص۵۰۳ جلد۲۲)

۲:...... ''خدا تعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے' قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا' کیونکہ یہ اس کے رسول کی تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے' سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دفع البلاء ص۱۰/۱۱ روحانی خزائن ص۲۳۰/۲۳۱ جلد۱۸)

خدا کی قدرت! ستر برس تو بڑی بات ہے' خود اس کذاب کی زندگی میں ہی طاعون نے قادیان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا' بلکہ خود اس کا اپنا گھر بھی اس خوفناک تباہی سے نہ بچ سکا' البتہ ملک کے دوسرے حصے اس وبا سے محفوظ رہے۔ (مکتوبات احمدیہ ج ۵ ص ۱۱۵)

۳:...... ''بے شک عیسیٰ علیہ السلام کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارے کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا' آخر کئی مہینوں کے بعد جو (مدت حمل) دس مہینوں سے زیادہ نہیں' مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا' پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔'' (کشتی نوح ص ۴۷ روحانی خزائن ص۵۰ جلد۱۹)

الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل امام الحرم

۴:...... ''بے شک اللہ تعالیٰ نے میرا نام ہی وہ مریم رکھا جو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حاملہ ہوئی ہیں اور سورۂ تحریم میں اس فرمان باری: ''اور عمران کی بیٹی مریم کا حال بیان کرتا ہے' جنہوں نے اپنی ناموس کو محفوظ رکھا' پس ہم نے ان کے چاک گریبان میں اپنی روح پھونک دی'' کا میں ہی مصداق ہوں' اس لئے کہ مریم ہونے کا دعویٰ اور اس بات کا کہ عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی' میں نے ہی کیا' میرے علاوہ کسی اور نے اس بات کا دعویٰ نہیں کیا۔'' (حاشیہ حقیقۃ الوحی ص ۳۳۷)

اسی بناء پر قادیانی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے بلکہ عین اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

۵:...... ''اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ کہہ کر مخاطب کیا: سن اے میرے بیٹے!۔'' (البشریٰ ۴۹')

۶:...... ''مجھ سے میرے رب نے فرمایا: تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں' تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔'' (تذکرہ ص ۲۵۰)

۷:...... ''بے شک اللہ تعالیٰ مجھ میں اتر آیا ہے اور میں اس کے اور ساری مخلوقات کے درمیان واسطہ ہوں۔'' (کتاب البریہ ص ۷۵' روحانی خزائن ص۱۰۲ جلد۱۳)

۸:...... ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں تو میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴' روحانی خزائن ص۵۶۴ جلد۵)

۹:...... قرآن کریم نے جو القاب وامتیازات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بیان فرمائے ہیں' ان کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ مجھے بذریعہ وحی ان القاب سے نوازا گیا ہے' مثلاً مندرجہ ذیل آیات قرآنی: ''وما ارسلنک الا رحمة للعالمین' وما ینطق عن الهویٰ ان هو الا وحی یوحی' وداعیاً الی الله باذنه وسراجاً منیراً' قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله' ان الذین یبایعونک انما یبایعون الله'' اسی طرح بہت سی آیات جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہیں وہ انہیں اپنی ذات پر نازل قرار دیتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ اس

سے وہی مراد ہے۔

۱۰:......سورۂ کوثر کو مرزا نے اپنے حق میں قرار دیا ہے' جب کہ ہر شخص جانتا ہے کہ یہ سورۂ خاص کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتیاز بتانے کے لئے نازل ہوئی ہے۔

۱۱:......مرزا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی اعزاز یعنی معراج کو بھی اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ جو آیات اس واقعہ اسراء میں نازل ہوئی ہیں' ان میں وہی مراد ہے۔

مذکورہ بالا عبارات میں آپ اس کو دیکھ رہے ہیں کہ مرزا کبھی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور کبھی الوہیت کا' اس سے وہ خود ہی اپنی حماقت' جہالت اور بے عقلی کا ثبوت فراہم کر رہا ہے۔

وہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خدا ہے' پھر کیسے دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خدا کی جانب سے رسول ہے؟ اور کبھی وہ عیسیٰ بن مریم اور کبھی وہ عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویدار ہے' اس کا دعویٰ ہے کہ آیت کریمہ ''ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد'' میں احمد سے مراد میں ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام نے اس کے آنے کی بشارت سنائی ہے اور اس جیسی جو دوسری باتیں ہیں' وہی اس کے خلل دماغ اور نفسیاتی اضطراب پر مہر ثبت کر رہی ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا باعث ہیں چہ جائیکہ صریح کتاب و سنت اور اجماع امت کی مخالفت۔ الامان والحفیظ۔

کتاب ''موقف الامۃ الاسلامیہ من القادیانیہ'' لجماعۃ من علماً باکستان ص:۵۷ پر قادیانیوں کے متعلق علماً کرام رقم طراز ہیں: ''وقد بلغ ......الخ'' یہ ناپاک' جگر سوز' اشتعال انگیز اور شرمناک جسارت اس حد تک بڑھی کہ ایک قادیانی مبلغ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ نے ''اسمہ احمد'' کے عنوان سے ۱۹۳۴ء کے قادیان کے سالانہ جلسے میں ایک مفصل تقریر کی جو الگ شائع ہو چکی ہے۔ اس میں اس نے صرف یہی دعویٰ نہیں کیا کہ مذکورہ آیت میں احمد سے مراد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے مرزا غلام احمد قادیانی ہے بلکہ یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی کہ سورۂ صف میں صحابہ کرامؓ کو فتح و نصرت کی جتنی بشارتیں دی گئیں' وہ صحابہ کرامؓ کے لئے نہیں' بلکہ قادیانی جماعت کے لئے تھیں' چنانچہ اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہتا ہے:

''پس یہ آیت قرآنی واخری تحبونها نصر من الله وفتح قريب کتنی بے بہا نعمت ہے' جس کی صحابہ تمنا کرتے رہے' مگر وہ اسے حاصل نہ کر سکے اور آپ کو مل رہی ہے۔''

(اسمہ احمد ص۷۴ مطبوعہ قادیان ۱۹۳۴ء)

غور کیجئے کہ سرکار دو عالم' رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کی یہ توہین اور قرآن کریم کی آیت کے ساتھ یہ گھناؤنا مذاق مسلمانوں کے ناموں کی آڑ لیتے ہوئے کیا ہے۔

اسی طرح انہیں یہودیوں کے ساتھ بڑی مشابہت ہے کیونکہ یہ ان کی مانند آیات میں تحریف کرتے ہیں اور اپنے آپ کو جھوٹا یقین کرنے کے باوجود دوسروں کے فضائل اپنی طرف منسوب کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ پر افترا پردازیاں:

اللہ رب العزت پر جھوٹ اور افترا پردازیوں میں سے مرزا کی یہ بات ہے:

''تو (مرزا) مجھ (خدا) سے ایسا ہے' جیسا کہ میری توحید اور تفرید' پس اب وقت آ گیا ہے کہ تیری مدد کی جائے اور تو لوگوں کے درمیان معروف اور مشہور ہو جائے' تو مجھ سے میرے عرش جیسا ہے' تو (اے مرزا) مجھ سے میری اولاد جیسا ہے' تو مجھ سے ایسے مرتبے میں ہے کہ مخلوق کو اس کا علم نہیں۔''

حالانکہ اللہ تعالیٰ ایسی باتوں سے پاک اور بہت بلند و بالا ہے۔

دیکھئے! مرزا قادیانی' اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا اور قرآن کریم کی تکذیب کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ کہتا ہے کہ وہ اس (مرزا) سے فرماتا ہے کہ تو مجھ سے میری اولاد جیسا ہے۔ یہ قرآن کریم کی صراحتاً تکذیب ہے کہ رحمٰن کی طرف اولاد منسوب کرتا ہے' جب کہ اللہ تعالیٰ رب العزت کا ارشاد ہے:

اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اختیار کر رکھی ہے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم نے ایسی سخت حرکت کی ہے کہ اس کے سبب کچھ بعید نہیں کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین کے ٹکڑے ہو جائیں اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں۔ اس بات سے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں' حالانکہ اللہ تعالیٰ کی شان نہیں کہ وہ اولاد اختیار کرے جتنے بھی کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں' سب اللہ تعالیٰ کے روبرو غلام ہو کر حاضر ہوتے ہیں۔

نیز ارشاد خداوندی ہے:

''آپ فرما دیجئے کہ وہ یعنی اللہ ایک ہے' اللہ بے نیاز ہے' نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ اسے کسی نے جنا' یعنی نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی کی اولاد' اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنا سراسر کفر

ہے کیونکہ یہ قرآن کریم کی تکذیب اور جناب باری تعالیٰ کی تنقیص ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کی باتوں سے پاک اور بہت بلند و بالا ہے۔

حرمین شریفین اور قادیان:

مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ پر اپنی بستی قادیان کی تفصیل و تعظیم اور مکہ مکرمہ کی بجائے قادیان کے حج کے مطالبے کے سلسلے میں قادیانیوں کے اقوال یہ ہیں:

۱:......"قرآن کریم نے تین شہروں کے نام اعزاز و اکرام کے ساتھ ذکر کئے ہیں: مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور قادیان۔" (روحانی خزائن ص۱۴۰ ج۳)

۲:......"یہاں (قادیان) میں آنا نہایت ضروری ہے، حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا کہ جو بار بار یہاں نہیں آتے، مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے، پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا، تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے، پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا، آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے، کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا ہے کہ نہیں؟۔" (حقیقۃ الرؤیا ص۴۶ از مرزا محمود بن مرزا قادیانی)

۳:......"ہمارا سالانہ جلسہ بھی حج کی طرح ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے حج کے لئے قادیان کا انتخاب فرمایا ہے اور جیسا کہ حج میں رفث، فسوق اور جدال منع ہے، ایسے ہی اس جلسے میں بھی منع ہے۔" (برکات الخلافۃ صفحہ۵تا۷)

مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے:

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے
(درثمین ص۵۲)

انگریزی حکومت کی تائید و حمایت:

انگریز کی مدح سرائی اور ان کی طرف سے دفاع کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال یہ ہیں:

۱:......کتاب تریاق القلوب صفحہ ۱۵ روحانی خزائن ص۱۵۵ جلد۱۵ پر مرزا قادیانی ہرزہ سرائی کرتا ہے:

"میری عمر کا اکثر حصہ انگریزی سلطنت کی تائید و حمایت میں گزرا ہے، اور میں نے مخالفت جہاد اور انگریز حکمرانوں کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔"

۲:......"میں اپنی ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو تقریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں، اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں تاکہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت، خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کے دور کروں جو ان کو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں۔"

۳:......"ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ اس گورنمنٹ کی فرمانبرداری پورے اخلاص کے ساتھ انجام دے۔"

۴:......"تم ذرا غور تو کرو، یہ تو سوچو! اگر تم اس گورنمنٹ کے سائے سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا ٹھکانا کہاں ہے؟"

۵:......"سنو! برطانوی حکومت تمہارے لئے رحمت اور برکت ہے۔"

۶:......"یہ مسلمان جو تمہارے مخالف ہیں، انگریز تمہارے لئے ان سے ہزار درجہ بہتر ہے۔"

۷:......"واقعہ یہ ہے کہ برطانوی حکومت ہمارے لئے جنت ہے۔" الی آخر تصریحاتہ۔

نوٹ: مرزا قادیانی انگریزی حکومت کی ایسی کھلے لفظوں میں تعریف و توصیف کرتا ہے، جس کے لئے ایک صاحب ضمیر انسان تیار نہیں ہوسکتا۔

ہم نے نہایت اختصار کے ساتھ اس کی چند عبارتیں اور اقتباسات پیش کئے ہیں، جس سے اس بات پر دلالت مقصود ہے کہ وہ برطانیہ کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف "نبی مرسل" ہے۔

ذیل میں اس کی ایک عبارت بھی اسی بات کی وضاحت کرتی ہے:

"ہر ایک اسلامی حکومت تمہیں قتل کرنے کے لئے دانت پیس رہی ہے کیونکہ ان کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو، لہٰذا تم اس نعمت الٰہیہ، گورنمنٹ برطانیہ کے وجود کی نعمت کی قدر پہچانو۔"

ہمارے سابقہ بیان سے آپ نے جان لیا ہوگا کہ مرزا قادیانی خود اقرار کرتا ہے کہ اسلامی حکومتیں اس کے اور اس کی دعوت کے بالمقابل ہیں کیونکہ اسے پورا یقین ہے کہ وہ مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہوگیا ہے اور اس دعوت کے اہتمام کی وجہ سے، جو اسلام کی ضد ہے، وہ دین اسلام سے پھر گیا ہے۔

یہ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر پیش خدمت ہے، اگر تفصیلی بیان کا ارادہ کرلیں تو کلام طویل ہوجائے گا:

"ترسم کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است"

لیکن یاد رہے کہ یہ کفریات، مغالطے اور فریب ان سادہ لوح نادانوں پر ہی چلتے ہیں جو دین اسلام اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ واقفیت نہیں رکھتے۔

☆☆......☆☆

علامہ محمد احمد لدھیانوی......نقوش اکابر کی یادگار

حافظ محمد ثاقب

بعض خاندان ایسے ہوتے ہیں‘ جنہوں نے تاریخ کا دھارا بدلنے کا کارنامہ کیا ہوتا ہے۔ دنیائے عالم کی تاریخ پر ایسے خاندان انگلیوں سے گنے جاسکتے ہیں‘ جب برصغیر کی تاریخ پر نگاہ ڈالی جاتی ہے تو حریت پسندوں کی یہ فہرست مزید سکڑ جاتی ہے‘ انہی چند خاندانوں میں سے علمائے لدھیانہ سرفہرست ہیں‘ برصغیر پاک و ہند میں کسی بھی باطل قوت کے خلاف ان کی مساعی‘ کاوشیں اور کوششیں آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں‘ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے فتنہ کا ادراک بھی سب سے پہلے علمائے لدھیانہ نے کیا‘ اس وقت جبکہ ابھی دیگر علمائے کرام یا تو گومگو میں تھے یا پھر آنجہانی مرزا قادیانی کے نام نہاد مناظرِ اسلام ہونے کے ہمنوا تھے‘ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریہ عقائد کو آشکار کیا‘ اس وقت کی یہ منفرد رائے بعدازاں علمائے لدھیانہ کی بصیرت کی ایسی دلیل بنی کہ نہ صرف برصغیر بلکہ دنیا بھر کے اہل علم کو اس پر صاد کرنا پڑا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے حوالہ سے بھی علمائے لدھیانہ کا کردار تابناک ہے‘ پنجاب میں برطانوی استعمار کے خلاف مسلح جدوجہد کا فتویٰ بھی علمائے لدھیانہ کا طرۂ امتیاز ہے۔

علمائے لدھیانہ کے اس قافلہ کے سالار رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں‘ جنہوں نے امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مل کر مجلس احرار اسلام ہند کی بنیاد رکھی اور پھر اسے پروان چڑھانے کے لئے ایسی کاوش اور محنت کی کہ برصغیر کی بڑی جماعتوں میں اس کا شمار ہونے لگا‘ تحریک کشمیر سے قیام پاکستان تک مجلس احرارِ اسلام ہند کی خدمات اور تگ ودو مثالی اور قابل قدر رہے۔

قیام پاکستان کے بعد رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان میں ہی قیام کیا اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ اور مجاہد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مل کر ہندوستان میں رہ جانے والے کروڑوں مسلمانوں کی جان و مال اور آبرو کے تحفظ کا تاریخی کارنامہ انجام دیا‘ جب کہ مسلمانوں کے حقوق کے محافظ ہونے کے دعویدار انہیں بے یار و مددگار چھوڑ آئے۔ انہی حضرات کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے کہ اس وقت ہندوستان میں بسنے والے مسلمان تعداد میں نہ صرف پاکستان سے زیادہ ہیں بلکہ وہ آبرو مندانہ انداز میں زندگی گزار رہے ہیں۔

رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے ہم زلف اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور شاگرد حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی کے ہاں ۱۹۳۱ء میں لدھیانہ میں ہی ایک نیک بخت‘ سعادت مند اور بلند اختر فرزند پیدا ہوا‘ جسے ہم علامہ محمد احمد لدھیانوی کے نام سے جانتے ہیں‘ ان کے بڑے بھائی مولانا عبدالواسع لدھیانوی اور علامہ محمد احمد لدھیانوی کا مجلس احرار اسلام سے سرگرم تعلق رہا ہے‘ وہ مجلس احرار اسلام کے مرکزی راہنما مفتی شہر حضرت مولانا مفتی عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے‘ قیام پاکستان کے وقت علامہ محمد احمد لدھیانوی دارالعلوم دیوبند میں زیور علم سے آراستہ ہورہے تھے‘ تقسیم کے بعد انہیں وہ مادر علمی چھوڑ کر پاکستان آنا پڑا تو ان کی علمی پیاس کو جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ عربیہ گوجرانوالہ سے تسکین حاصل ہوئی‘ انہوں نے ۱۹۵۰ء میں جامعہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی سے دورۂ حدیث کی تکمیل پر سند فراغت حاصل کی اور جامعہ اسلامیہ بہاولپور سے علامہ کا امتحان پاس کیا۔ فراغت کے بعد انہوں نے گوجرانوالہ اندرون ایمن آبادی گیٹ‘ حبیب کالج کے نام سے عصری علوم کا ادارہ قائم کیا اور تازیست مکی مسجد گوبند گڑھ میں خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

جنرل محمد ایوب خان کی آمریت کے خلاف تحریک کے دوران جمعیت علماء اسلام پاکستان کا

کردار ایسا بھایا کہ وہ جمعیت علماء اسلام میں شامل ہوگئے اور پھر مرتے دم تک جمعیت علماء اسلام سے وابستگی رہی' علامہ محمد احمد لدھیانوی' مولانا احمد سعید ہزاروی' ڈاکٹر غلام محمد' مولانا علی احمد جامی' مولانا ابو طاہر عبدالعزیز چشتی' مولانا زاہد الراشدی' علامہ محمد خالد حسن مجددی' مولانا عبدالرحمٰن واصل' مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد' چودھری غلام نبی امرتسری' مفتی شہر حضرت مولانا مفتی عبدالواحد' شیخ الحدیث حضرت مولانا ابو الزاہد محمد سرفراز خان صفدر' مولانا محمد اسماعیل سلفی اور حکیم محمود احمد گوجرانوالہ کی سیاسی اور دینی سرگرمیوں کا مرکز رہے ہیں اور رابع صدی گوجرانوالہ پر چھائے رہے ہیں۔

علامہ محمد احمد لدھیانوی' ڈاکٹر غلام محمد اور علامہ علی احمد جامی نے مسلک کے تحفظ کے حوالہ سے جو کردار ادا کیا ہے وہ قابل فخر ہی نہیں' شاندار بھی ہے' وہ ضلعی امن کمیٹی کے رکن کی حیثیت سے اپنے مسلک کے بے باک اور بے لاگ ترجمان تھے' جبکہ وہ اتحاد بین المسلمین کے لئے بھی سرگرم رہے' ان کا منشور ''اپنا مسلک چھوڑو نہ اور دوسروں کے مسلک کو چھیڑو نہ تھا'' وہ ساری عمر اسی پر کاربند تھے مگر جب کسی جانب سے مسلک پر حملہ ہوا تو وہ برہنہ تلوار ثابت ہوئے' وہ گھنٹوں تقریر کرنے کا ملکہ رکھتے تھے اور ٹیبل ٹاک کے ماہر تھے' وہ جمعیت علماء اسلام گوجرانوالہ کے جنرل سیکریٹری سے لے کر صوبائی نائب امیر تک مختلف حیثیتوں سے سرگرم رہے' وہ پاکستان قومی اتحاد گوجرانوالہ' اسلامی جمہوری اتحاد گوجرانوالہ' متحدہ شریعت محاذ گوجرانوالہ' متحدہ دینی محاذ گوجرانوالہ' تحریک نصرت العلوم میں جنرل سیکریٹری سمیت مختلف حیثیتوں سے سرگرم رہے' وہ کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ' تحفظ ناموس رسالت ایکشن کمیٹی' ۱۹۵۳ء' ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحاریک ختم نبوت کے نمایاں قائدین میں سے تھے اور گوجرانوالہ میں ان کی جدوجہد اپنی مثال آپ تھی' انہوں نے ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ' ۱۹۷۹ء کی تحریک نفاذ شریعت اور بحالیٔ جمہوریت کی تحریک ۶۹۔۱۹۶۸ء میں جاندار کردار ادا کیا' انہیں ان مقاصد کے لئے کئی مرتبہ قید و بند کی صعوبتوں کو بھی جھیلنا پڑا' وہ دینی مسلمات اور عقائد پر کسی طرح کے جھکاؤ کے قائل نہ تھے اور کسی کی بڑی سے بڑی مخالفت کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔

امریکا اور یورپ کی طرف سے مسلمانوں کو بنیاد پرست قرار دینے پر انہوں نے بے دھڑک ہوکر بنیاد پرست ملافورم کی بنیاد رکھی اور اسے متحرک کیا' وہ پہلے فرد تھے جنہوں نے بنیاد پرستی کو بطور اعزاز قبول کیا' وہ کچھ عرصہ سے شوگر سمیت مختلف عوارض میں مبتلا تھے' پھر حادثہ نے رہی سہی کسر بھی نکال دی اور پچھتر سال سے زائد عمر پاکر سفر آخرت پر چلے گئے' وہ اکابر کی شاندار روایات کے امین تھے اور انہوں نے ان روایات کا پرچم ہمیشہ سربلند رکھا' ان کی جدوجہد زندگی اور ان کا کردار ایسا ضوفشاں ہے کہ نئی نسل جب تک اس سے فیضیاب ہوتی رہے گی' اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے رہیں گے۔

☆☆.........☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار' میٹھادر کراچی
فون: 2545573

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

خبروں پر ایک نظر

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ سندھ

گمبٹ (رپورٹ: محمد فیاض مدنی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی دامت برکاتہم صوبہ سندھ کے دس روزہ تبلیغی دورہ پر تشریف لائے' انہوں نے اپنے تبلیغی دورہ کا آغاز کراچی سے کیا' جہاں انہوں نے شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے صاحبزادگان سے ان کی والدہ محترمہ کی وفات پر اظہار تعزیت کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ کی عیادت کی۔ انہوں نے جامعہ احسن العلوم کراچی کے مہتمم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان مدظلہ سے ملاقات کی اور اپنی تازہ تالیف حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ سوانح و افکار' انہیں پیش کی' جس کے بدلہ میں حضرت مفتی صاحب نے جامعہ احسن العلوم کی مطبوعات کا سیٹ عنایت فرمایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام طلبہ کرام کے جوڑ میں شرکت کی جس کی صدارت علامہ احمد میاں حمادی نے کی اور طلبہ کرام سے ''عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور ان کی ذمہ داری'' کے عنوان پر خطاب فرمایا اور انہیں مجلس کراچی کے زیر اہتمام کوئز پروگرام اور سالانہ رد قادیانیت کورس چناب نگر میں شرکت کی دعوت دی' نیز جامعات سے امسال فارغ ہونے والے حضرات کو سالانہ سہ ماہی کورس چناب نگر میں شمولیت کی دعوت بھی دی۔

حیدرآباد: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ۱۶/ جون کا جمعۃ المبارک جامع مسجد فاروق اعظم میں پڑھایا اور قاری منظور الحق سے جماعتی امور پر مشاورت کی' اس پروگرام میں مولانا محمد نذر عثمانی بھی ان کے ہمراہ تھے۔

ٹنڈو آدم: ۱۶/ جون بعد نماز مغرب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سہ ماہی جماعتی جوڑ کے شرکاء سے خطاب کیا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے' نیز ۱۷/ جون کو مدرسہ مدینۃ العلوم ٹنڈو آدم اور دارالعلوم الحسینیہ شہداد پور کے اساتذہ کرام اور طلبہ سے خطاب کیا اور انہیں شعبان المعظم میں چناب نگر میں منعقد ہونے والے سالانہ رد قادیانیت کورس میں شرکت کی دعوت دی۔

نواب شاہ: ۱۸/ جون بعد نماز عصر جامع مسجد بلال' بعد نماز مغرب جامع مسجد برہان اور بعد نماز عشاء مدینہ مسجد میں دروس قرآن و حدیث کے اجتماعات سے خطاب کیا۔

۱۹/ جون کو بعد نماز عصر جامع مسجد ہاؤسنگ سوسائٹی میں خطاب کیا اور بعد نماز عشاء جامع مسجد کبیر ریلوے اسٹیشن میں منعقدہ جلسہ ختم نبوت کے سامعین سے خطاب کیا۔ جلسہ کی صدارت مقامی جماعت کے امیر قاری محمد ارشد مدنی نے کی' جبکہ جلسہ سے مفتی عبدالقیوم' مولانا عبدالہادی اور مولانا محمد فیاض مدنی مبلغ سندھ نے بھی خطاب کیا' جلسہ رات گئے تک جاری رہا' علماء کرام نے قادیانیوں کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے سندھ میں اپنی ارتدادی سرگرمیاں نہ روکیں تو ایسی تحریک چلائی جائے گی جو قادیانیت کے خاتمہ پر منتج ہوگی۔ ۲۰/ جون بعد نماز عصر جامع مسجد خضریٰ مورو میں خطاب ہوا' مورو کے علماء کرام اور دینی قیادت نے بھرپور شرکت کی۔ ۲۰/ جون بعد نماز عشاء نوشہرو فیروز میں جلسہ سے خطاب کیا اور حاضرین کو مجلس کا ممبر بننے کی ترغیب دی۔ حاضرین نے ممبر سازی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور قاری امیر علی امام جامع مسجد پیروں والی کو مقامی مجلس کا کنوینر مقرر کیا گیا' وہ اجلاس بلا کر بقیہ عہدوں کی تشکیل کر کے مرکز کو رپورٹ کریں گے۔

۲۱/ جون بعد نماز ظہر مدرسہ انوار العلوم کنڈیارو میں خطابات ہوئے اور طلبہ و اساتذہ کرام کو سالانہ رد قادیانیت کورس چناب نگر میں شمولیت کی دعوت دی اور مقامی یونٹ کی تشکیل ہوئی۔ ۲۱/ جون بعد نماز عشاء مدرسہ انوار القرآن والحدیث بھریا روڈ میں جلسہ منعقد ہوا' جس کی صدارت قاری حفیظ الرحمن نے کی' جلسہ سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد فیاض مدنی کے خطابات ہوئے' جبکہ سندھی زبان میں خوبصورت نعت خوانی ہوئی۔

۲۲/ جون بعد نماز ظہر مدرسہ مدینۃ العلوم محراب پور میں خطاب کیا اور طلبہ کو کورس میں شمولیت کی ترغیب دی۔ ۲۲/ جون بعد نماز عشاء مولانا مولی بخش کی مسجد نصیری میں جلسہ منعقد ہوا' جس میں حاجی امداد اللہ

چانڈیو جو سندھ کے مقبول نعت خواں ہیں‘ کی نعتوں نے سماں باندھ‘ بعدازاں مولانا محمد فیاض مدنی نے خطاب کیا جبکہ آخری خطاب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا ٹھیڑی میں جلسہ کا عنوان ”تحفظ ناموس رسالت اور ہماری ذمہ داری“ تھا‘ مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ اگر قانون‘ ناموس رسالت کا تحفظ نہیں کرے گا تو غازی علم الدین اور عامر چیمہ جیسے مجاہدین پیدا ہوتے رہیں گے جو اپنی جانوں پر کھیل کر ناموس رسالت کا تحفظ کریں گے‘ مولانا نے قادیانی اور گستاخ ممالک کی مصنوعات جیسے دودھ‘ واٹر منرل‘ جوس‘ ٹیلی نار موبائل سم اور دیگر اشیاء کے بائیکاٹ کا مطالبہ کیا۔

۲۳/ جون جمعۃ المبارک کا خطبہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد صدیق اکبر خیر پور میرس میں دیا‘ ہزاروں لوگوں نے شرکت کی‘ مولانا نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کی سنگینی کے عنوان پر خطاب فرمایا اور قادیانیوں کے اقتصادی و معاشرتی بائیکاٹ کی اپیل کی۔

۲۳/ جون بعد نماز مغرب گمبٹ مجلس کے انتخاب میں شرکت کی‘ اور عامر چیمہ شہید کانفرنس سے خطاب فرمایا‘ کانفرنس سے سکھر ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر‘ مولانا محمد فیاض مدنی‘ مولانا نعمت اللہ اور حکیم عبدالواحد بروہی نے بھی خطاب کیا۔ الحمدللہ! مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا اندرون سندھ کا دورہ کامیاب رہا‘ سینکڑوں مسلمانوں نے مجلس کی ممبر سازی میں حصہ لیا مقامی مجالس کے انتخابات ہوئے۔ بعدازاں مولانا شجاع آبادی ملتان تشریف لے گئے۔

سندھ میں مجالس کے انتخابات

مورو ضلع نوشہرو فیروز کا انتخاب:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممبران کا اجلاس مولانا قاری عبیداللہ کی صدارت میں منعقد ہوا‘ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا‘ مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔

امیر: قاری عبیداللہ‘ ناظم اعلیٰ محمد یونس‘ ناظم تبلیغ: محمد ہارون‘ ناظم نشرواشاعت: قاری محفوظ احمد‘ خزانچی: محمد جعفر‘ مرکزی نمائندہ قاری عبیداللہ خطیب جامع مسجد خضری مورو۔

بھریا روڈ ضلع نوشہرو فیروز:

امیر مولانا حفیظ الرحمٰن‘ ناظم اعلیٰ: مولانا عبداللطیف‘ ناظم تبلیغ: حاجی بہادر خان‘ ناظم نشرواشاعت: محمد اشرف چوہان‘ خازن: سید اسداللہ شاہ‘ مرکزی نمائندہ: حاجی بہادر خان‘ مدرسہ انوارالقرآن والحدیث بھریا روڈ۔

کنڈیارو ضلع نوشہرو فیروز:

امیر: مولانا گل محمد شاہ‘ ناظم اعلیٰ: مولانا حبیب الرحمٰن کھوسو‘ ناظم تبلیغ مولوی حزب اللہ‘ ناظم نشرواشاعت: حاجی محمد ہارون‘ خازن: ضمیر حسین‘ مرکزی نمائندگان: مولانا حزب اللہ‘ مدرسہ انوارالعلوم کنڈیارو‘ حاجی محمد لیٰسین قریشی نشتر محلّہ کنڈیارو۔

نوشہرو فیروز:

نوشہرو فیروز میں پہلی مرتبہ ممبر سازی ہوئی اور قاری امیر علی کو کنوینر مقرر کیا گیا جو اپنی کابینہ بعد میں تشکیل دیں گے۔

محراب پور ضلع نوشہرو فیروز:

امیر: قاری اسلام الدین‘ ناظم اعلیٰ: مولانا عبدالصمد ہالیجوی‘ ناظم تبلیغ: مفتی محمد لیٰسین‘ ناظم نشرواشاعت: مفتی محمد شاہد‘ خازن: محمد اسلم‘ مرکزی نمائندگان: قاری اسلام الدین‘ مولانا محمد ایوب۔

خوشخبری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے چوتھے امیر مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کی سوانح و خدمات پر کتاب زیر ترتیب ہے۔

حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کے قادیانیوں سے بیسوں مناظرے ہوئے‘ آپ نے اندرون و بیرون ملک ہزاروں تقاریر فرمائیں۔ بحیثیت ناظم اعلیٰ و امیر مجلس تحفظ ختم نبوت‘ آپ نے ہزاروں خطوط لکھے‘ لہٰذا استدعا ہے کہ:

۱:......کسی مناظرہ کی تقریری‘ تحریری رپورٹ‘

۲:......آپ کی تقریر یا مناظرہ پر مشتمل کوئی کیسٹ‘

۳:......کسی کے پاس حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کی کوئی تحریر یا خط ہو تو اس کی نقل ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

اس کے واجبات ادا کر دیئے جائیں گے اور جو بھیجے گا‘ اس کے شکریہ کے ساتھ شائع اشاعت کیا جائے گا۔

العارض

محمد اسماعیل شجاع آبادی‘

خادم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ‘ ملتان

0300-6347103

قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں' اسلامی غیرت کو کھلا چیلنج: علماء کرام

پشاور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن' مجلس سرحد کے ناظم اعلیٰ مشہور عالم دین مولانا نورالحق نور نے سوات میں قادیانی غیر مسلم اقلیت کے کفریہ ارتدادی پرچار اور قادیانی لٹریچر کی تقسیم کی خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی غیر مسلم اقلیت کی جانب سے سوات جیسے حساس دینی علاقہ میں یہ ارتدادی سرگرمیاں مسلمانانِ علاقہ کی اسلامی غیرت کو چیلنج کے مترادف ہے' جس کو کسی بھی طرح نظر انداز نہیں کیا جاسکتا' علاقہ کے علماء کرام اور شمع رسالت کے فدائی پروانے کسی بھی صورت میں قادیانی مرتدوں کو علاقہ کے امن کو تہہ و بالا کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ خاتم النبیین ﷺ کے مقابل آنے والے کذاب قادیان کی ذریت کو دن میں ستارے دکھادیں گے' اور قادیانیت کے پجاریوں پر آسمانی قہر بن کر ان کو نیست و نابود کردیں گے۔ مولانا نورالحق نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جماعت علاقہ کے علماء کرام کے ذریعہ سوات کے غیور مسلمانوں کو اپنے مکمل اور بھرپور قسم کا تعاون کا یقین دلاتے ہوئے ردِ قادیانیت کے متعلق لٹریچر مفت فراہم کرے گی' اس سلسلہ میں خود سوات کے دورے پر جارہا ہوں۔ مولانا نے آخر میں سوات کی انتظامیہ کو کہا کہ اس سے قبل کہ غیور مسلمان از خود ان ارتداد کا پرچار کرنے والوں کے خلاف کوئی قدم اٹھائیں' ضروری ہے کہ قانون کے محافظ انتظامیہ کے ذمہ دار افراد فوری طور پر اس ارتداد پھیلانے والوں کو قانون کی گرفت میں لے کر کیفر کردار تک پہنچائیں۔ دریں اثناء قادیانی غیر مسلم اقلیت کے موجودہ سربراہ مرزا مسرور نے اپنے آقا اور مربی حکومت برطانیہ کے مرکز لندن سے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی جہنم مکانی کی امت کاذبہ کو مسلمانوں کو ارتداد کے جال میں گرفتار کرنے کی تازہ ہدایت دیتے ہوئے پاکستان کے غیر تعلیم یافتہ اور پسماندہ علاقوں میں ارتدادی پرچار کرنے اور زر و زن کو بے دریغ استعمال کرنے کا کہا ہے' اس ارتدادی مہم کے سلسلہ میں دیگر پسماندہ علاقوں اور دیہاتوں کی طرح سوات میں قادیانیت کے کفر کے پرچار کے سلسلہ میں خفیہ طریقہ سے قادیانی لٹریچر تقسیم کرنے کی خبر روزنامہ اسلام کی اشاعت یکم جولائی میں شائع ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جس کا بنیادی مقصد عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور ردِ قادیانیت کا عظیم مشن ہی ہے اور تاریخ پاک و ہند اس کی شاہد ہے کہ محمد عربی ﷺ کے پروانوں نے مجلس کے پلیٹ فارم سے تاج و تخت ختم نبوت کی حفاظت کی خاطر ہر قسم کی قربانی دیتے ہوئے ختم نبوت کے پرچم کو سربلند رکھا اور انشاء اللہ سربلند رکھیں گے۔ اس خبر کی اشاعت پر مجلس پشاور کے رفقاء نے امیر مجلس مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی سے مشاورت کے بعد مجلس کے ناظم مولانا نورالحق نور کو اپنی نگرانی میں کام کرنے کی ہدایت دی' الحمدللہ! منگورہ' سوات اور مجلس مرکزیہ کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری سے ٹیلیفون پر رابطہ کرنے کے بعد علماء سوات کی خواہش پر مولانا مجلس کا مطبوعہ لٹریچر ہمراہ لے کر سوات گئے' آپ نے ایک اخباری بیان میں جو ۴/ جولائی کے اسلام میں شائع ہوا' مجلس کی طرف سے مسلمانانِ سوات اور علماء سوات کو مجلس کی جانب سے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ مولانا ۴/ جولائی کو منگورہ پہنچ گئے' آپ نے اسی روز نیو بحرین کی جامع مسجد میں اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ قادیانی مرتدین نے خفیہ لٹریچر تقسیم کیا' ہم کھلم کھلا برسرعام لٹریچر تقسیم کرکے قادیانیت کے کفر کو واضح کریں گے' عشاء کی نماز کے بعد مولانا نے مولانا قاری محمد طیب کی مسجد میں خطاب کرنے کے بعد مجلس مشاورت کی جس میں طے ہوا کہ صبح ۵/ جولائی سوات کی سب سے بڑی دینی درسگاہ مظاہر العلوم میں علماء کرام اور علاقہ کے چند معززین سے مشاورت کرکے متفقہ پروگرام ترتیب دینے کا فیصلہ کیا جائے۔ علماء کرام وغیرہ کو اطلاع مولانا محمد طیب صاحب کے سپرد کی گئی جسے مولانا طیب صاحب نے بطریق احسن پورا کیا۔ اجلاس دارالعلوم کے کمرہ اہتمام میں ہوا اور مختلف تجاویز کی روشنی میں بعض حضرات سے ٹیلیفونی رابطہ کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ اس سلسلہ میں انتظامیہ سے ملاقات کی جائے اور ساری صورت سے انہیں آگاہ کیا جائے اور ساتھ ہی علاقہ میں قادیانی پرچار کے بعد اس کے ردعمل میں پیدا ہونے والی غیرت ایمانی کے اہل اسلام کے جذبات سے آگاہ کیا جائے' اس موقع پر مجلس کا مطبوعہ لٹریچر ۱۵' ۱۵ رسائل کا سیٹ شرکائے اجلاس کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اجلاس میں انتظامیہ سے رابطے کی ذمہ داری حاجی سردار علی صاحب کے سپرد کی گئی' آپ نے ایس ایس پی سے ۶/ جولائی دن ظہر کا وقت لیا' اجلاس کے اختتام پر مولانا نورالحق نور نے ایک وفد کے ہمراہ مشہور عالم دین اور جامع مسجد اللہ اکبر کے خطیب حضرت مولانا قاری عبدالباعث صاحب ایم این اے سے سیدو شریف میں ان کی قیام گاہ پر ملاقات کی اور آپ کو ساری صورت حال سے آگاہ کیا' الحمدللہ! قاری صاحب نے اس سلسلہ میں چند اہم معلومات بھی فراہم کیں' اس طرح ۵/ جولائی کا دن علماء کرام سے فرداً فرداً ملاقاتوں اور مشوروں میں گزرا' رات کو جامع مسجد میں مختصر خطاب بھی ہوا۔ ۶/ جولائی بروز

جمعرات علماء کرام' معززین علاقہ' وکلا حضرات نے قاری عبدالباعث صاحب کی سربراہی میں ایس ایس پی کے دفتر میں کافی طویل ملاقات کی جس میں بہت سی باتوں کا وفد کے ذریعہ ایس ایس پی کو علم ہوا اور بہت سی باتوں کا وفد میں شامل حضرات کو انتظامیہ سے علم ہوا' جس کا ذکر اس وقت مناسب نہیں' انشاء اللہ مجلس کی یہ سعی علماء سوات کی تعاون اور اکابرین کی توجہ اور دعاؤں سے ضرور بضرور کامیاب ہوگی۔ مینگورہ کے قرب و جوار میں چند ایف ایم ریڈیو چینل دینی پروگرام نشر کررہے ہیں۔

۷/ جولائی بروز جمعہ ایک وفد کے ہمراہ ایف ایم کے انچارج اور اور مقرر عالم دین سے دریا سوات کے اس پار جاکر ملاقات کی اور ان کی خدمت میں مطبوعہ لٹریچر پیش کیا جو انہوں نے وصول کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا تو کام ہی حق کا اظہار اور باطل کا رد ہے' انشاء اللہ ہم عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے حکم پر لبیک کہیں گے۔ واپسی پر جناب محمد ایاز صاحب جن کا حضرت اقدس دامت برکاتہم سے بیعت کا تعلق ہے ملاقات ہوئی' آپ نے گلہ کیا کہ میں نے مرکزی دفتر فون کیا تھا' لٹریچر کے سلسلہ میں مولانا نور نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ مجلس نے مجھے لٹریچر دے کر آپ کی خدمت میں بھیجا ہے' جس قدر ضرورت ہو آپ کو مینگورہ میں مل جائے گا۔ محمد ایاز صاحب نے غالیگی چار باغ ساتھ چلنے کا اصرار کیا' چونکہ جمعہ مینگورہ میں پڑھنے کا اعلان کیا ہوا تھا' ان سے معذرت کرکے رخصت لی' نماز جمعہ سے قبل مرکزی جامع مسجد مینگورہ میں قادیانیت کیا ہے؟ کے عنوان پر مفصل خطاب ہوا' علاقہ کی مختلف جامع مساجد میں بھی علماء کرام نے اسی عنوان کے تحت خطاب کیا اور لٹریچر مفت تقسیم کیا' چونکہ پشاور عدالت میں قادیانیت کے پرچار کے خلاف ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ایک کیس میں قادیانی کے متعلق تاریخ پیشی ۸/ جولائی مقرر تھی' لہٰذا مغرب سے قبل مولانا نورالحق نور احباب سے آئندہ ملاقات کا وعدہ کرکے واپس ہوئے۔ رات تقریباً ساڑھے دس بجے راستے میں ڈیرہ سے خالد گنگوہی صاحب نے موبائل پر رابطہ کیا کہ تاریخ پیشی پر گواہ نہیں آرہے ہیں' وکیل مقدمہ کو ہدایت کہ میں کل ایک درخواست پر عدالت میں بحث کروں گا' کل بحث کے بعد دوسری پیشی پر گواہ کی ضرورت ہوئی تو وہ آئیں گے۔ اگر جناب خالد گنگوہی صاحب دن میں کسی وقت یہ اطلاع کردیتے تو ایک ہفتہ تک مزید سوات رہ جاتا' اب آئندہ کیس سماعت ۱۵/ جولائی کو ہوگی انشاء اللہ پیشی کے بعد پھر پروگرام کرنے مولانا صاحب سوات جائیں گے۔

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

پتہ:
این آر ایونیو' نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری' ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail .jabbarcarpet@cyber.net.pk

REGD. NO. SS-

بمقام جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر

کورس ردقادیانیت وعیسائیت

نامور علماء ◉ مناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے انشاء اللہ

حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت قبلہ پیر طریقت مخدوم العلماء شاہ نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

بتاریخ یکم تا ۲۵ شعبان ۱۴۲۷ھ

26 اگست تا 19 ستمبر 2006ء

- کورس میں شرکت کے لئے کم ازکم ◉ درجہ رابعہ ◉ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
- شرکاء کورس کو کاغذ، قلم، خوراک، وظیفہ اور کتب ردقادیانیت کا سیٹ دیا جائے گا۔
- کورس کے امتحان میں کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی اور بہتر پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی۔
- کورس میں داخلہ کے لئے سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی سند کی فوٹو کاپی لف ہو۔
- اپنی ضرورت اور موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔
- پتہ ترسیل درخواست: دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 4514122

زیراہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ◉ چناب نگر ◉ چنیوٹ ضلع جھنگ

فون: 047-6212611

REGD. NO. SS-160

فرما گئے یہ ھادی لانبی بعدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

25 ویں سالانہ دو روزہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

عظیم الشان

21 22 ستمبر 2006 بروز جمعرات جمعۃ المبارک بمقام مسلم کالونی چناب نگر

کانفرنس کے چند عنوانات

توحید باری تعالیٰ | سیرت خاتم الانبیاء

مسئلہ ختم نبوت | حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام

عظمت صحابہ و اہل بیت | اتحاد امت

قادیانیت اور اسلام | قادیانیت کے عقائد وعزائم

مرزائیوں کی اسلام دشمنی اوران کی دہشت گردی

رد قادیانیت اور جہاد

جیسے اہم موضوعات پر علماء، مشائخ، قائدین
دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے
اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

سالانہ رد قادیانیت وعیسائیت کورس مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں یکم شعبان تا ۲۵ شعبان منعقد ہوگا (انشاء اللہ)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
مسلم کالونی چناب نگر
تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ
رابطہ
چناب نگر 047-6212611
ملتان 061-4514122